معیاری خاتون

مؤلف: مولانا عبد الغفار حسن مدظلہ العالی

www.KitaboSunnat.com

۲۸۷
ن - م

تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنۃ
گوالمنڈی ○ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

معیاری خاتون

مولانا عبدالغفار حسن مدظلہ العالی

تنظیم الدعوۃ الی القرآن و السنۃ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2.87.34

المکتبۃ السلفیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر ....15061....

جملہ حقوق محفوظ

کتاب	....	معیاری خاتون
مؤلف	....	مولانا عبدالغفار حسن مدظلہ العالی
طبع	....	جولائی ۲۰۰۱ء
مطبع	....	موٹروے پرنٹرز
کمپوزنگ	....	مکتبہ قدوسیہ' غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور۔
ناشر	....	تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنۃ' گوالمنڈی' راولپنڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پیش لفظ	۵
۲	معیاری خاتون کی بنیادی خصوصیات	۷
۳	معیاری خاتون کے بنیادی اوصاف	۹
۴	پاکیزہ زندگی	۱۶
۵	تقویٰ	۱۷
۶	عورت کا زیور، شرم وحیا	۱۸
۷	زبان کی بے احتیاطی	۲۳
۸	فحش کلامی سے پرہیز	۲۹
۹	احسان فراموشی	۳۱
۱۰	فریب کاری اور ملمع سازی	۳۳
۱۱	حرص وحسد کا علاج	۳۴
۱۲	نیکی پھیلانے اور بدی مٹانے میں تعاون	۳۵
۱۳	نیکی میں تعاون کا عملی نمونہ	۳۷
۱۴	غلط ذہن وفکر کی اصلاح	۳۹
۱۵	بچوں کی تربیت	۴۱
۱۶	خواتین کی علمی سرگرمیاں	۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷	دو کردار	۴۵
۱۸	ازواج مطہراتؓ کا نمونہ	۴۸
۱۹	گھر سے نکلنے کے آداب	۵۱
۲۰	مسلم معاشرے میں خواتین کا اعزاز واحترام	۵۳
۲۱	بہن اور بیٹی کا مقام	۵۶
۲۲	چند عمومی ارشادات نبوی	۶۲
۲۳	خطبہ نکاح کی تشریح	۶۴
۲۴	تقویٰ	۶۵
۲۵	اسلام واطاعت	۶۶
۲۶	رشتہ داری کا لحاظ	۶۵
۲۷	قول سدید	۶۷
۲۸	نکاح کے مقاصد	۶۸
۲۹	مرد کی ذمہ داریاں	۶۹
۳۰	عورت کی ذمہ داریاں	۷۱
۳۱	ارشادات رسول اللہؐ	۷۲
۳۲	نظم	۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ ' اما بعد!

معیاری خاتون کے عنوان سے میرے مضامین کا یہ مجموعہ ماہنامہ عفت (لاہور) کے ۵۵۔۵۶ء کے شماروں میں بالاقساط شائع ہوتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے ان متفرق مضامین کو پہلی مرتبہ یکجا شائع کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

اس امر میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ مسلمان خواتین ایک مسلم معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مسلمان عورت ماں کے روپ میں ہو یا بیٹی کے، بیوی ہو یا بہن اپنے گھر کو سنوارنے پر آئے تو جنت کا نمونہ بنا دیتی ہے اور اگر بگاڑنے کی ٹھان لے تو جنت نشان گھرانے کو جہنم کی یاد دلاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں خواتین کی تعلیم وتربیت پر بے حد زور دیا جاتا رہا ہے۔ مصر کے مشہور شاعر حافظ ابراہیم کے الفاظ ہیں۔

الام مدرسة ان اعددتها
اعددت شعبا طیب الاعراق

"ماں ایک درسگاہ ہے اور اس درسگاہ کو اگر سنوار دیا تو گویا ایک بااصول اور پاکیزہ نسب والی قوم وجود میں آ گئی۔"

اللہ تعالیٰ نے خواتین کے لیے کن صفات کو پسند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ نے خواتین کے لیے کیا کیا ہدایات دی ہیں اور خود اپنے اور ازواج مطہرات کے اسوہ کی شکل میں کن اخلاقی بلندیوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ اس کا مختصر سا تذکرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ صفحات میں ملے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے اور جس مقصد کے لیے اس مجموعہ کو ترتیب دیا گیا ہے اس میں کامیابی حاصل ہو۔

((ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم والله المستعان وعليه التكلان))

عبدالغفار حسن، استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
(محرم ۱۳۹۸ھ/جنوری ۱۹۷۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیاری خاتون کی بنیادی خصوصیات

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (النحل:۹۷)

''جس نے مومن رہتے ہوئے نیک عمل کیے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور اس کے نیک اعمال کے مطابق ہم اس کو اجر وثواب بخشیں گے۔''

اس آیت میں چند اہم باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

۱.....خدا کے ہاں قانون جزا کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ ایمان اور حسن عمل کے اعتبار سے جس طرح فرائض وذمہ داریاں مرد پر عائد ہوتی ہیں اسی طرح خواتین بھی ان کی پابند ہیں، یہ نہیں ہوسکتا کہ انسانوں کی ایک بڑی تعداد محض صنفی امتیاز کی بنا پر شریعت کی پیروی سے آزاد ہو جائے۔

۲.....پاکیزہ زندگی اور آخرت کی بے پایاں نعمتوں سے ہم کنار ہونے کے لیے دو بنیادیں بتادی گئی ہیں:

(الف) مومنانہ ذہن وفکر۔

(ب) نیک اعمال وکردار سے زندگی کی آراستگی۔

ان دونوں بنیادوں کے بغیر محض رسمی اور نسلی طور پر مسلمان قوم میں شمار ہونے سے، نہ دنیاوی راحت ومسرت میسر آسکتی ہے اور نہ اخروی سعادت وکامرانی حاصل ہوسکتی ہے۔

۳.....مذکورہ بالا آیت میں ''حیات طیبہ'' عطا کرنے کا وعدہ ایسے عام انداز میں کیا گیا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ بھی ایمان صحیح اور عمل صالح کے تقاضے پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے ان کو نہ صرف یہ کہ آخرت میں حیات طیبہ نصیب ہوگی بلکہ اس دنیا میں بھی وہ پاکیزہ زندگی کی مسرتوں سے نوازے جائیں گے۔

دنیا میں پاکیزہ زندگی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایسے افراد لازماً ظاہری خوشحالی اور فارغ البالی سے ہم کنار ہوں، درحقیقت یہ ہے کہ دنیا میں پاکیزہ زندگی کا اصل سرمایہ وہ اطمینان قلب ہے جو ایک مومن کو قناعت' خودداری اور دوسروں سے بے نیازی کی بنا پر حاصل ہوتا ہے۔

ایمان اور عمل صالح سے ایک انسان اپنی زندگی کو اسی وقت آراستہ کرسکتا ہے جبکہ دین کا صحیح علم وشعور اسے حاصل ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتی ہیں:

((نِعْمَ نِسَاءُ نِسَآءُ الانصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَّتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ))

''انصار کی عورتیں کیا ہی خوب ہیں دین کے معاملہ میں فہم حاصل کرنے سے شرم وحیاء ان کو باز نہیں رکھتی۔'' (صحیح مسلم' کتاب الطهارة)

عام حالات میں شرم وحیا ایک خاتون کے لیے بیش بہا زیور ہے، لیکن ایسی شرم وحیا کس کام کی جو فہم دین کی راہ میں رکاوٹ بن جائے۔

مذکورہ بالا آیت اور روایت سے ایک معیاری خاتون کی مندرجہ ذیل خصوصیات معلوم ہوتی ہیں:

(۱) دین کا صحیح علم وفہم

(۲) اللہ تعالیٰ' اس کی ذات وصفات اور دوسری ایمانیات پر کامل یقین۔

(۳) زندگی کے تمام شعبوں میں صالح اعمال کی پابندی۔

ایسی ہی خصوصیات کی حامل خواتین صحیح معنوں میں اس وعدے کی مستحق ہوسکتی ہیں جو حیات طیبہ کی شکل میں قرآن نے ان سے کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیاری خاتون کے بنیادی اوصاف

(۱) ﴿ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ
قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ﴾ (سورئہ تحریم:۵)

''اگر نبی تم سب کو چھوڑ دے تو توقع ہے کہ اس کا رب بدلہ میں دے دے اس کو عورتیں تم سے بہتر' اسلام و ایمان والیاں' خدا کی طرف یکسو ہونے والیاں' توبہ کرنے والیاں' عبادت گزار' روزے دار' بیاہی ہوئی اور کنواریاں۔''

اس آیت میں نیک بیویوں کے چند اخلاقی اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔مسلمات:

اسلام والیاں یعنی جنھوں نے اپنی پوری زندگی خدا کی مرضی کے تابع کردی ہو۔

۲۔مومنات:

ایمان والیاں، یعنی جن کے دل یقین کی دولت سے بھرپور ہیں۔ خدا کی ذات' صفات' فرشتوں' رسولوں اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔

۳۔قانتات:

یعنی جو عبادات کو یکسوئی اور دل کی توجہ کے ساتھ ادا کرتی ہیں۔قنوت کے دوسرے معنی نماز میں قیام کے لیے بھی لئے گئے ہیں۔

۴۔تائبات:

توبہ کرنے والیاں' یعنی وہ اپنی عبادت اور خشوع خضوع کی بنا پر زہد و تقویٰ کے فریب میں مبتلا نہیں ہوتیں بلکہ ان کو ہر آن اپنی لغزشوں' کوتاہیوں اور کمزوریوں کا احساس رہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خدا کے حضور توبہ واستغفار کے ذریعے معافی چاہتی رہتی ہیں۔

۵۔ عابدات:

عبادت کرنے والیاں یعنی جو اپنی بندگی اور غلامی کا اعتراف کرتے ہوئے عبودیت کے تقاضوں کو پورا کر رہی ہیں۔

۶۔ سائحات:

روزے دار، سائحات کی تفسیر میں مفسرین سے کئی معانی منقول ہیں' ان میں زیادہ مناسب ''روزے دار'' کے معنی ہیں۔ اس آیت میں اس سے پہلے قانتات سے نماز کی طرف اشارہ تھا۔ اب ''سائحات'' سے روزے کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ اس آیت میں ایک مسلم خاتون اور نیک بیوی میں جو بنیادی اوصاف پائے جانے ضروری ہیں ان سب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

(۲) ﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (سورہ احزاب: ۳۵)

''بلا شبہ مسلم مرد اور مسلم خواتین' مومن مرد اور مومن خواتین' خدا کی طرف متوجہ ہونے والے مرد اور متوجہ ہونے والی خواتین' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی خواتین' راست باز مرد اور راست باز خواتین' صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی خواتین' صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں' روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں' عصمت کے محافظ مرد اور عصمت کی محافظ عورتیں' اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت کا سامان اور اجر عظیم تیار کیا ہوا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں مردوں کے پہلو بہ پہلو نیک خواتین کے دس اوصاف بیان کئے گئے ہیں (۱) مسلمات (۲) مومنات (۳) قانتات۔

(۴) صادقات:

راست باز یعنی انھوں نے اپنے رب سے وفاداری کا جو عہد کیا ہے اور بندوں سے انھوں نے جو معاملات میں وعدے کیے ہیں ان سب میں وہ راست بازی اور سچائی پر کاربند رہتی ہیں۔

(۵) صابرات:

صبر والیاں یعنی خدا کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے جو بھی مصیبت آتی ہے اسے خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر لیتی ہیں' حالات کتنے ہی ناموافق ہوں اور ماحول کتنا ہی ناساز گار ہو لیکن وہ اپنی زبان' جذبات اور غصہ پر قابو رکھتی ہیں۔

(۶) خاشعات:

خشوع والیاں، یعنی جن کی زندگی خاکساری اور تواضع کا نمونہ ہے اور ان کی عبادت میں بھی عاجزی وفروتنی پائی جاتی ہے۔

(۷) متصدقات:

صدقہ دینے والیاں' یعنی ان کا دل بخل اور حرص جیسے گندے اخلاق سے پاک ہے۔ سخاوت وفیاضی سے ان کی زندگی آراستہ ہے۔ خدا کے دین کی سربلندی کے لیے خرچ کرنا ان کے لیے باعث فرحت اور خلق خدا کی خدمت میں مال لٹانا ان کے لیے موجب راحت ہے۔

(۸) صائمات:

روزے دار' خواہشات اور جذبات کو قابو میں رکھنے میں روزے کا نمایاں مقام ہے' اس لیے یہاں اس کا ذکر زیادہ مناسب ہے۔

(۹) حافظات:

اپنی عصمت کی محافظ، عفت وپاک دامنی انسانیت کا جوہر ہے خصوصاً صنف نازک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے تو یہ زندگی کا بنیادی سرمایہ ہے۔اس کے بغیر تو ایک عورت بے آب موتی کی سی بھی وقعت نہیں رکھتی۔

(۱۰) ذاکرات:

اللہ کو یاد کرنے والیاں، یعنی جن کا دل بھی خدا کی یاد سے معمور رہتا ہے اور جن کی زبان بھی خدا کے ذکر سے تر رہتی ہے۔

مذکورہ بالا دس اوصاف میں کمی آئے یا کوتاہی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اس کی تلافی کی جا سکتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔لوگوں نے دریافت کیا ان کی صفائی کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا تلاوت قرآن اور موت کو زیادہ یاد کرنے سے۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔

(الاحزاب: ۲۸-۲۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کی خواہشمند ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دے دلا کر خوشگوار طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ، اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کی آرزومند ہو تو (یاد رکھو) کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک کردار خواتین کے لیے (اپنے ہاں) بڑا اجر و ثواب تیار کیا ہوا ہے۔''

پس منظر:

حدیث کی مشہور کتاب مسند احمد میں ایک طویل روایت ہے جس کا خلاصہ ہے کہ ایک مرتبہ ازواج مطہرات کی طرف سے نان نفقہ کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس معاملہ میں دخل دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اپنی صاحبزادیوں (حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما) کو سرزنش کرنی پڑی کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کیا جائے جس کے آپ متحمل نہیں ہو سکتے۔

اس موقع پر یہ مذکورہ بالا آیات نازل ہوئیں۔ صحیح مسلم میں بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان آیات کے نزول کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

((اِنّی اَذْکُرُلَكِ اَمْرًا مَّا اُحِبُّ اَنْ تَعْجَلِی فِیْهِ حَتّٰی تَسْتَامِرِی اَبَوَیكِ، قَالَتْ وَ مَاھُوَ قَالَ فَتَلَا عَلَیْھَا یَا اَیُّھا النَّبِیُّ قُل لِاَزْوَاجِكَ الْاَیه قَالَتْ عَائِشَةُ أَفِیْكَ اَسْتَأمِرُاَ اَبَوَیَّ بَلْ اَخْتَارَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَاَسَالُكَ اَنْ لَا تَذْکَرَ لِاَمْرَاَۃٍ مِنْ نِسَائِكَ مَا اخْتَرْتُ فَقَالَ صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْعَثْنِی مُعَنِّفاً وَلَکِنْ بِعَثَنِی مُعَلِّمًا مُیَسرا لَا تَسْأَلُنِی امْرَاءَۃٌ مِنْھُنَّ عَمَّا اخْتَرتِ اِلَّا اَخْبَرْتُھَا))

(اسی سے تقریباً ملتی جلتی روایت صحیح بخاری میں ہے)

"آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! میں تم سے ایک بات کہتا ہوں (لیکن ساتھ ہی) میں نہیں چاہتا کہ تم جلد بازی سے کام لو تاوقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا معاملہ کیا ہے؟

آپؐ نے یہ (مذکورہ بالا) آیات تلاوت فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا "کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ میں آپؐ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟" (میرا ایک ہی جواب ہے) میں اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند رکھتی ہوں، ساتھ ہی میری گزارش ہے کہ میرے اس اختیار و پسندیدگی کا تذکرہ باقی ازواج مطہراتؓ کے سامنے نہ فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا (ایسا نہیں ہوسکتا) مجھے اللہ تعالیٰ نے سخت خو بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ بلکہ مجھے ایسا معلم بنا کر بھیجا ہے جو سہولت و آسانی کی راہیں ہموار کرنے والا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے جس بیوی نے بھی تمہارے طرز عمل کے بارے میں سوال کیا میں اسے صاف صاف بتادوں گا۔‘‘

ان آیات اور حدیث کے مطالعہ سے معیاری خاتون کے چند نمایاں اوصاف سامنے آتے ہیں۔

(۱) ایک بلند کردار معیاری خاتون کی نگاہ میں دنیاوی آرائش و زیبائش اور تکلفات کے مقابلہ میں اللہ اور رسولؐ کی خوشنودی اور آخرت کی فلاح وکامرانی مقدم ہوتی ہے۔

(۲) ایک نیک، پاک سیرت خاتون دوسری خوشحال عورتوں کی ریس میں یا اپنی برتری کا مظاہرہ کرنے کے لیے شوہر کی بساط سے زیادہ مطالبات کی بھرمار نہیں کرتی، بلکہ وہ نہایت قناعت پسند اور وفا شعار ہوتی ہے کہ شوہر سے نیک کاموں میں تعاون کرتے ہوئے اپنے ذرائع آمدنی کے مطابق کفایت شعاری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ سادہ زندگی گزارنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتی ہے۔ یہی وہ خاتون ہے جس کے بارے میں ایک حدیث میں ہے:

((خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ))

’’متاع دنیا میں سے بہترین شے نیک کردار صالح بیوی ہے۔‘‘

ساتھ ہی اس روایت سے مثالی شوہر کا ایک اعلیٰ کردار نمایاں ہوتا ہے۔ مثالی شوہر اپنی بیوی سے جھوٹے وعدے نہیں کرتا، گول مول باتیں نہیں بناتا بلکہ اصل صورت حال بیوی کے سامنے پوری وضاحت اور سچائی کے ساتھ رکھ دیتا ہے:

(۱) ((عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ الدنیا کلھا متاع و خیر متاع الدنیا امرأہ الصالحۃ)) (صحیح مسلم)

’’عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’دنیا ایک متاع (سامان زیست) ہے اور دنیاوی زندگی کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔‘‘

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریح:

صالح معاشرہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات اور گھر والوں کی صلاحیت پسندانہ زندگی ہی سے وجود میں آتا ہے۔ اس لیے نیک بیوی کو دنیا کی بہترین متاع قرار دیا گیا ہے۔ اگر عورت صلاحیت ونجابت کے جوہر سے محروم ہے تو نہ اچھا خاندان وجود میں آسکتا ہے اور نہ صالح معاشرہ کی تشکیل ہوسکتی ہے۔

نیک عورت کی صفات کیا ہیں؟

(۲) ((عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ المرأة اذا صلت خمسها و صامت شهرها و احصنت فرجها واطاعت بعلها فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت))

(مشکوٰۃ' باب عشرۃ النساء بحوالہ ابو نعیم فی الحلیة)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچ وقت نماز کی پابند ہو' رمضان کے روزے رکھے' اپنی عصمت کی محافظ ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو پھر جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوسکتی ہے۔"

اسلامی تعلیمات عبادت خالق اور خدمت مخلوق پر مشتمل ہیں۔ پہلے دو فقروں میں عبادت خالق کے دو بنیادی مظاہر (نماز روزہ) بیان کئے گئے ہیں اور چوتھے فقرے میں خدمت خلق کی ایک ضروری شکل یعنی اطاعت شوہر کی تاکید کی گئی ہے' ایک خاتون کی اجتماعی زندگی میں شوہر کی خدمت واطاعت ایک اہم حیثیت رکھتی ہے۔

ان دونوں کے درمیان تیسرے جملے کے ذریعے عفت و پاکدامنی پر ابھارا گیا ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ تو عبادت خالق میں لطف آسکتا ہے اور نہ ہی اطاعت شوہر کا حق ادا ہوسکتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ زندگی

((عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال یا عائشة ایاك ومحقرات الذنوب فان لها من الله طالباً)) (رواہ ابن ماجه،مشکوٰۃ، باب البکاء)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! حقیر گناہوں سے بچتی رہنا اس لیے کہ ان کے بارے میں بھی اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔"

تشریح:

جس طرح کبیرہ گناہ ایک مسلمان کی نجات کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اسی طرح صغیرہ گناہ کا معاملہ بھی کم خطرناک نہیں۔ صغیرہ گناہ بظاہر ہلکا نظر آتا ہے لیکن اسے بار بار کیا جائے تو دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور کبائر سے نفرت ختم ہو جاتی ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ:

"گناہ کو نہ دیکھو کہ وہ کتنا چھوٹا ہے بلکہ اس خدا کی بڑائی کو سامنے رکھو جس کی نافرمانی کی جسارت کی جا رہی ہے۔"

اگر مالک یوم الدین کی عظمت اور اس کے عذاب کی ہولناکیاں پیش نظر ہوں تو پھر چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر بھی انسان دلیر نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ

((عن عطية السعدی قال قال رسول الله ﷺ لا يبلغ العبد ان يكون من المتقين حتى يدع ما لا بأس به حذراً لما به باس))

(ترمذی باب القیامہ)

"عطیہ سعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ اہل تقویٰ کا مقام نہیں پا سکتا تاوقتیکہ وہ ان چیزوں کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے۔ اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ان چیزوں میں مبتلا نہ ہو جاتے جن میں حرج (گناہ) ہے۔"

تشریح:

بعض اوقات جائز امور بھی حرام کاموں کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس لیے ایک مومن کے سامنے صرف جواز کا ہی پہلو نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے اس لحاظ سے بھی چوکنا رہنا چاہیے کہ کہیں یہ جائز کام حرام کا ذریعہ نہ بن جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کا زیور شرم وحیا

﴿ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴾
﴿ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (سورہ القصص: ۲۲-۲۵)

''اور جب (مصر سے) موسیٰؑ علیہ السلام نے مدین کا رخ کیا تو فرمایا امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔'' جب آپ مدین کے پانی پر پہنچے تو وہاں انھوں نے لوگوں کی ایک جماعت کو پانی پلاتے ہوئے پایا اور ان سے الگ دو عورتوں کو پایا جو (اپنے جانوروں کو) روک رہی تھیں، موسیٰؑ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہم پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں اور ہمارا باپ بہت ہی عمر رسیدہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا اے میرے رب! جو کچھ تو نے خیر اور بھلائی اتاری ہے میں اس کا محتاج ہوں۔'' پھر ان دونوں میں سے ایک شرم و حیا کا دامن تھامے موسیٰؑ کے پاس پہنچی اس نے کہا میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ نے جو پانی پلایا ہے اس کا بدلہ دیں پھر جب موسیٰؑ ان لڑکیوں کے والد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس پہنچے اور پورا قصہ انہیں کہہ سنایا تو انھوں نے کہا مت خوف کھاؤ تم نے ظالم قوم سے نجات پالی ہے۔''

ان آیات کا پس منظر یہ ہے کہ موسیٰؑ کو معلوم ہوا کہ مصر کی حکومت ان کے قتل کے درپے ہے اس خبر کو سن کر موسیٰؑ نے مصر کو خیر باد کہتے ہوئے مدین کا رخ کیا (یہ سفر موسیٰؑ کو نبوت سے قبل پیش آیا تھا)

اس سفر میں موسیٰ علیہ السلام کو جو واقعات پیش آئے ہیں وہ کئی پہلو سے خواتین کے لیے سبق آموز ہیں۔

(۱) گھر سے باہر کے کاموں کی ذمہ داری مرد پر ہے اگر کوئی محرم گھر پر نہ ہو یا اتنا بیمار یا ضعیف ہو یا اسی قسم کی کوئی اور مجبوری ہو کہ باہر کی ذمہ داریوں کو انجام نہ دے سکے تو عورت گھر سے باہر نکل سکتی ہے پھر بھی تن تنہا نہیں کم از کم دو عورتیں ہونی چاہئیں۔

(۲) عورت کا اصل سرمایہ شرم وحیا ہے اس لیے باہر نکلتے وقت لباس اور رفتار وگفتار میں اس کے تقاضے پوری طرح سامنے رہنے ضروری ہیں۔

(۳) بوقت ضرورت ایک عورت اجنبی مرد سے گفتگو کر سکتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ شرم وحیا کا جامہ تار تار نہ ہو۔

(۴) اس زمانے میں شریف گھرانوں کی عورتوں کا طرز عمل یہ معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کی بھیڑ بھاڑ میں گھسنا پسند نہ کرتی تھیں خواہ اس وجہ سے ان کا کتنا ہی حرج ہو اور وقت کی کتنی بڑی قربانی دینی پڑے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مخلوط سوسائٹی کا رواج نہ تھا ورنہ یہ دونوں خواتین مردوں کے مجمع میں گھس کر شرم وحیا سے آزاد ہو کر پانی حاصل کر سکتی تھیں۔

(۵) ایک شریف خاتون اپنی ضروریات پوری کرانے کے لیے غیر مردوں کے سامنے کبھی بھی ہاتھ نہیں پھیلا سکتی، اگر کوئی ضرورت کے وقت سہارا دے دیتا ہے تو اس کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ بدلہ دیئے بغیر اس احسان کو قبول کر لیا جائے۔

ان دونوں خواتین کا کردار جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت شعیب علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام کی دو صاحبزادیاں تھیں آپ کے سامنے آ گیا ہے۔ اس کردار نے معیاری خاتون کی ایک جھلک دکھادی ہے۔ اس موقع پر موسیٰ نے جو کردار پیش کیا ہے وہ بھی ہمارے نوجوانوں کے لیے انتہائی سبق آموز ہے۔

(۱) خدمت خلق اور کمزوروں کو سہارا دینے کے لیے بلا معاوضہ بغیر کسی فرمائش کے خود آگے بڑھنا چاہیے۔

(۲) بے بسی، بے کسی کی حالت میں صرف اپنے رب کو پکارا جائے وہ بھی اس طرح کہ ساری امیدیں اسی سے وابستہ ہوں۔

ایک معیاری خاتون کے لیے شرم و حیا کے ظاہری آداب کیا ہیں، اس کی مزید وضاحت حدیث میں اس طرح ملتی ہے:

((عن ابی ھریرة قال قال رسول الله ﷺ صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس و نساء کاسیات عاریات ' ممیلات ' مائلات' رؤوسھن کاسنمة البخت المائلة، لا یدخلن الجنة و لا یجدن ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرة کذا و کذا)) (صحیح مسلم' مشکوٰۃ' باب الجنایات)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جہنم کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ہے:

۱۔ ایسے لوگ (ظالم حکمران) جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہیں ان سے لوگوں کو پیٹتے ہیں۔

۲۔ ایسی عورتیں جو (بظاہر) لباس پہنے ہوئے ہیں (لیکن) برہنہ ہیں۔ (حسن و جمال کے اظہار سے اپنی طرف) مائل کرنے والیاں، رفتار میں لوچ اور نزاکت کے ساتھ مٹکنے والیاں، ان کے جھومنے والے سر، اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہیں۔

ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوسکیں گی اور نہ ان کو اس کی خوشبو، مہک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ حصہ مل سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو دور دراز اور وسیع فضا کو معطر کئے ہوئے ہوگی۔''

اس حدیث میں چند صفات ایسی بیان کی گئی ہیں جن سے ایک معیاری خاتون کو پرہیز لازمی ہے۔

کاسیات' عاریات' ان الفاظ کے شارحین حدیث نے کئی معنی بیان کئے ہیں۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو کتاب وسنت اور لغت عرب کی روشنی میں یہ سب معانی اپنی جگہ درست ہیں۔

(الف) ایسی خواتین جو باریک لباس پہنتی ہیں جس سے بدن کا حسن و جمال جھلکتا ہے۔ (اس میں وہ چست' کسا ہوا لباس بھی شامل ہے جس کے زیب تن کرنے سے جسم کے نشیب وفراز نمایاں ہوجاتے ہیں) ایسی خواتین بیک وقت ملبوس (باپوشاک) بھی ہیں اور برہنہ (بے لباس) بھی۔

(ب) وہ خواتین جو جسم کے ان بعض حصوں کو جنہیں ڈھانپنا ضروری ہے کھلا رکھتی ہیں جیسا کہ آج کل عام رواج ہوگیا ہے کہ سینے کا بالائی حصہ، کہنیاں اور بانہیں کھلی رکھتی ہیں بلکہ بعض عرب ممالک میں گھٹنوں تک پنڈلیاں بھی لباس سے بے نیاز رہتی ہیں۔

(ج) ایسی عورتیں جن کے جسم کا ہر حصہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے آراستہ ہے اور جن کی زندگی کا ہر لمحہ اس کی کرم فرمائیوں سے بھرپور ہے لیکن اس کے باوجود زبان ذکرالٰہی سے اور دل جذبۂ شکر سے محروم ہیں۔

(د) ایسی عورتیں جو دنیا میں لباس وزینت کے تمام تکلفات میں ڈوبی ہوئی ہیں لیکن اپنی بے عملی کی بنا پر آخرت میں اس ثواب سے محروم رہیں گی جو لباس تقویٰ کی بنا پر حاصل ہوسکتا ہے۔

(۲) ممیلات۔ ایسی خواتین جو آواز دار زیور' بھڑکیلے شوخ رنگ لباس اور تیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہکتی خوشبو کے ذریعہ سوسائٹی کے نوجوانوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لیتی ہیں۔

(۳) مائلات۔ ایسی عورتیں جن کی چال میں سادگی اور وقار کے بجائے نازو انداز اور کبر و تبختر کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

(۴) رؤوسھن کاسنمة البخت۔ اس جملہ سے ایسی عورتیں مراد ہیں جو اپنے حسن و جمال کی برتری اور بالوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لیے ایسی چوٹیوں کو اس طرح لپیٹ لیتی ہیں کہ کوہان کی مشابہت پیدا ہو جائے یا مصنوعی بال لگا کر کوہان کی سی شکل بنالی جاتی ہے۔

مثالی خاتون وہ ہے جو شرم و حیا کے منافی ان حرکات سے اپنا دامن بچا لے جاتی ہے۔

❁ ❁ ❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان کی بے احتیاطی

﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (الحجرات: ۱۱)

"اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ (جس کا مذاق اڑایا جارہا ہے) اس (مذاق اڑانے والے) سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں' ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور (آپس میں) اپنی جانوں کو عیب جوئی کا نشانہ نہ بناؤ اور نہ نام دھرو' کیا ہی برا نام ہے فسق' ایمان لانے کے بعد اور جس نے توبہ نہ کی تو بس یہی لوگ ظالم ہیں۔"

اس آیت سے مندرجہ ذیل ہدایات اور احکام معلوم ہوتے ہیں:

(۱) کوئی قوم اپنی مالی' خاندانی یا کسی دوسری برتری کی بنا پر کسی دوسری قوم یا گروہ کی ہنسی نہ اڑائے کیونکہ دولت' حکومت' جمال ونسب اور علمی وفنی وجاہت' ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ اس کی بنا پر کسی قوم کو برتر وبالا قرار دیا جائے۔ اصل برتری اور شرف کا انحصار انسان کی اپنی سیرت وکردار کی بلندی پر ہے۔

(۲) دوسروں کے عیب تلاش کرنا' ان کو اچھالنا اور طنز وتعریض کا نشانہ بنانا بھی اسلامی رشتۂ اخوت کے منافی ہے۔

جس قوم کے افراد اس قسم کے امراض میں مبتلا ہوں اس کا شیرازہ بکھر جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بجائے الفت و محبت کے نفاق و عناد کے جراثیم پوری اجتماعی زندگی میں پھیل جاتے ہیں۔

(۳) ایک دوسرے کے نام نہ دھرو' یعنی برے القاب اور ناموں سے کسی کو نہ پکارو' اس طرح بھی اپنی برتری اور دوسرے کی تحقیر کا پہلو نکلتا ہے جس کی تلخیاں پورے معاشرے کی فضا کو بگاڑ کر رکھ دیتی ہیں۔

اگر مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کیا جائے تو وہ خرابیاں پیدا نہیں ہوتیں جن کا ذکر بعد کی آیات میں کیا گیا ہے مثلاً بدگمانی، عیب جوئی، غیبت اور چغل خوری۔

(۴) مذکورہ بالا آیات میں ''قوم'' کے بعد' و لا نساء '' کہہ کر عورتوں کو خاص طور پر ہدایت کی گئی کہ وہ اس استہزاء اور ہنسی مذاق کے مرض میں مبتلا نہ ہوں۔ قرآن پاک کے اس انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ مرض کچھ زیادہ ہی پایا جاتا ہے۔ معیاری خاتون وہ ہے کہ جو اپنا دامن اس قسم کی آلودگیوں سے بچائے رکھے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس معاملہ میں صحابیات خصوصاً ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر کڑی نگرانی رکھتے تھے۔ اگر کبھی کسی سے ذرا بھی لغزش ہو جاتی تو آپ سختی سے باز پرس فرماتے۔

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

((عن عائشة قالت قلت للنبي ﷺ حسبك من صفية كذا و كذا تعني قصيرة فقال لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر لمزجته))

(مسند احمد)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپ کو صفیہؓ سے ایسا اور ایسا ہونا کافی ہے یعنی وہ پستہ قد ہے (اس سے بڑھ کر عیب کی بات اور کیا ہو سکتی ہے) آپؐ نے یہ سن کر فوراً فرمایا (اے عائشہ!) تم نے زبان سے ایسی بات نکال ڈالی ہے اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سمندر میں ملا دی جائے تو (اپنی کڑواہٹ کی وجہ سے) سمندر کے پانی کا مزہ ہی بدل دے۔"

اس میں شبہ نہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا واقعتاً چھوٹے قد کی تھیں لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا انداز گفتگو تحقیر کا پہلو لئے ہوئے تھا۔ اس لیے آپؐ نے فوراً تنبیہ فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ زبان کی ذراسی بے احتیاطی انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اسلام' نماز جہاد اور دین کے دوسرے ارکان کی اہمیت بتاتے ہوئے آخر میں فرمایا:

((کف علیك هذا فقلت یا نبی الله وانا لمواخذون بما نتكلم به قال ثكلتك امك یا معاذ وهل یكب الناس فی النار علىٰ وجوههم او علی مناخرهم الا حصائد السنتهم))

(مسند احمد' ترمذی)

اپنی زبان کو لگام دو (معاذ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا نبی اللہ ﷺ! کیا ہم سے گفتگو اور بات چیت کرنے پر بھی باز پرس ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! تیری ماں تجھے گم کرے' لوگ دوزخ میں اوندھے منہ اپنی زبان کی کترنوں کی وجہ سے ہی ڈالے جائیں گے۔"

گذشتہ صفحات میں بتایا گیا تھا کہ حرص' حسد اور نقالی جیسی مذموم صفات سے پاک ہونا معیاری خاتون کی ایک نمایاں خوبی ہے۔

ذیل میں اسی قسم کی بعض دوسری صفات کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

((عن ابی هریرة قال قال رجل یا رسول الله ان فلانة تذكر من كثرة صلاتها و صیامها وصدقتها غیر انها توذی جیرانها بلسانها، قال هی فی النار ، قال یا رسول الله ان فلانة تذكر من قلة صیامها و صدقتها وصلوتها و انها تتصدق بالاثوار من الاقط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولاتوذی بلسانها جیرانها قال هی فی الجنة)) (مسند احمد)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ فلاں عورت کی نماز، صدقات اور روزوں کا لوگوں میں بڑا چرچا ہے۔ لیکن وہ اپنی زبان درازی اور بدکلامی سے پڑوسیوں کی جان تنگی میں ڈالے ہوئے ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے۔ اس شخص نے کہا کہ ایک دوسری عورت ہے جس کی نماز، صدقات اور روزوں کا تو بہت چرچا نہیں ہے۔ اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ صدقے میں پنیر کے ٹکڑے دے دیا کرتی ہے لیکن ساتھ ہی اس میں یہ وصف ہے کہ وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو پریشان نہیں کرتی۔ آپؐ نے فرمایا ایسی خاتون جنت کی ابدی نعمتوں اور راحتوں سے ہمکنار ہوگی۔

اس روایت سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ زبان کا بے احتیاطی سے استعمال کرنا انتہائی خطرناک اخلاقی مرض ہے' اس کی پاداش میں عابد و زاہد انسانوں کی بھی تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اور ان کو دوزخ کا ایندھن بن جانا پڑتا ہے۔

۲۔ زبان کو قابو میں رکھتے ہوئے فرائض کے ساتھ ساتھ تھوڑی بہت نفلی عبادت ہو جائے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ نفل نماز، صدقات و خیرات اور روزوں میں تو بہت سرگرمی دکھائی جائے لیکن زبان کو لگام نہ دی جا سکے۔

۳۔ اس حدیث میں پڑوسیوں کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کو شریعت نے کتنی اہمیت دی ہے۔ ان کے ساتھ بدسلوکی کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنی تمام نیکیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

۴۔ نماز روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ انسان کی سیرت بلند ہو' اس کی زبان پاکیزہ ہو اور اس کے معاملات خیانت اور بددیانتی کے دھبوں سے پاک ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر عبادات سے سیرت کی یہ پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی عبادتیں بے روح ہیں جو محض رسمی یا نمائشی طور پر ادا کر لی جاتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسی نمازیں اور ایسے روزے جہنم کے شعلوں سے کب ڈھال بن سکتے ہیں۔

نماز کے بارے قرآن میں مذکور ہے:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾

''بلاشبہ نماز بے حیائی اور گناہوں سے باز رکھتی ہے۔''

یہ وہی نماز ہے جو دل کے لگاؤ اور لگن کے ساتھ ادا کی جائے ایسی نماز سے وہ خشیت اور تعلق باللہ پیدا ہوتا ہے جو دل اور دماغ پر مسلط ہو کر سیرت و کردار کی اصلاح کا موجب بنتا ہے۔

ایک اہم نکتہ:

مذکورہ بالا آیت میں قوم کا لفظ ''نساء'' کے بالمقابل بولا گیا ہے' اس لیے قوم سے صرف مرد مراد لئے جائیں گے۔ اس انداز بیان میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ مسلم معاشرہ میں یہ خرابی تو پیدا ہو سکتی ہے کہ مرد آپس میں ایک دوسرے کا مذاق اڑائیں اور اسی طرح عورتیں اپنی محفل میں ایک دوسرے کو ملامت و تحقیر کا نشانہ بنائیں لیکن ایک مسلم سوسائٹی میں اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ مرد عورتوں کا اور عورتیں مردوں کا مذاق اڑائیں' یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ مخلوط سوسائٹی مسلمانوں میں رواج پا جائے لیکن اسلام کا مزاج اس کے بالکل منافی ہے۔ عام مجالس اور اجتماعات تو کجا' عبادت کے لیے مساجد اور عیدگاہوں میں بھی مرد و زن کے اختلاط کی اجازت نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نماز باجماعت میں صفوں کی ترتیب اس طرح سے ہو کہ آگے مردوں کی صف ہو' ان کے پیچھے بچوں کی اور پھر عورتوں کی۔ (مسند احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز کے بعد، مردوں کے مجمع سے خطاب فرمایا اور پھر خواتین کے مجمع کی طرف تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے اس مبارک اور روحانیت سے بھرپور موقع پر نماز کی ادائیگی کے لیے مردوں سے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔

ایک اور حدیث میں ارشادِ نبویؐ ملتا ہے کہ مردوں کی صفوں میں بہتر صف ان کی پہلی صف ہے' اس کے برعکس عورتوں کی آخری صف کو بہتر صف قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مردوں کی آخری صف اور عورتوں کی پہلی صف کو شر (بدتر) بتایا گیا ہے۔ یہ اس لیے فرمایا گیا کہ عورتوں کی پہلی صف، مردوں کی آخری صف سے نسبتاً قریب ہوگی اور یہ قرب، شیطان کے لیے وسوسہ اندازی کا موقع فراہم کرسکتا ہے۔ ان تفصیلات کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں مخلوط تقریبات اور اجتماعات برداشت ہوسکتی ہیں؟ فہل من مدکر؟

❀ ❀ ❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحش کلامی سے پرہیز

((عن عائشة ان رجلا استأذن على النبي ﷺ فقال ائذنوا له بئس اخو العشيرة فلما جلس تطلق النبي ﷺ في وجهه وانبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت عائشة يا رسول الله قلت له كذا كذا ثم تطلقت في وجهه وانبسطت اليه فقال رسول الله ﷺ متى عاهدتني فحاشا ان شر الناس منزلة يوم القيامة من يتركه الناس اتقاء شره أو اتقاء فحشه)) (بخاری، مشکوٰۃ: ۴۱۲)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے گھر والوں سے کہا کہ اسے اندر آنے دو۔ یہ اپنے قبیلہ کا کیا ہی برا شخص ہے' جب وہ آپؐ کے روبرو آکر بیٹھا تو بہت ہی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ نے اس شخص کے بارے میں (پہلے تو) ایسا اور ایسا فرمایا لیکن ملاقات کے وقت آپؐ اس سے خندہ پیشانی سے پیش آئے آپؐ نے فرمایا تم نے مجھے فحش گو کب پایا ہے؟ قیامت کے دن بدترین انسان وہ ہوگا جس سے لوگ اس کی شرارت یا فحش کلامی کی بنا پر کتراتے ہوں۔''

توضیح:

یہاں ایک نفسیاتی نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی کے بارے میں ہماری رائے چاہے کچھ بھی ہو لیکن اس سے جب بھی ملیں تو ہنس مکھ چہرے کے ساتھ ملیں۔ چڑچڑاپن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدمزاجی اور فحش کلامی اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ عورتوں میں بالعموم یہ بیماری ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی سے خفا ہوں یا کسی کے بارے میں ان کی رائے اچھی نہ ہو تو وہ اس سے جہاں بھی ملیں گی اپنی رائے کا اظہار اپنی گفتگو یا اپنے رویے سے ضرور کردیں گی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تلخی اور کشاکش بھی بڑھتی ہے اور بدکرداری کی اصلاح بھی نہیں ہوتی۔ میٹھا بول اور ہنس مکھ چہرہ بہت سی تلخیوں اور نفس کی بہت سی شرارتوں کا بہترین علاج ہے۔

❀ ❀ ❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسان فراموشی

((عن اسماء بنت یزید الانصاریة مر بی النبی ﷺ وانا فی جوار اتراب لی فسلم علینا و قال ایاکن و کفر المنعمین قال لعل احداکن تطول ایمتها من ابویها ثم یرزقها الله زوجا ویرزقها منه ولدا فتغضب الغضبة فتکفر فتقول ما رأیت منك خیراً قط)) (الادب المفرد۔ باب التسلیم علی النساء ص:۱۵۳)

"اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت ہم عمر سہیلیوں کے ہمراہ تھی آپ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا محسنوں کی ناشکری اور ناقدری سے بچو، تم میں سے ایک اپنے والدین کے ہاں عرصہ دراز تک بے بیاہی بیٹھی رہتی ہے پھر اس کے ہاں اولاد کی چہل پہل ہوتی ہے (ان تمام احسانات کے باوجود) اگر کبھی کسی بات پر شوہر سے شکر رنجی ہو جاتی ہے تو اس لمبی رفاقت کو نظر انداز کر کے طوطا چشمی سے کہہ اٹھتی ہے کہ "میں نے تو کبھی تجھ سے اچھا سلوک دیکھا ہی نہیں۔"

توضیح:

اس روایت سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ اگر کہیں عورتوں کا مجمع ہو اور تہمت کا اندیشہ بھی نہ ہو تو نامحرم ان کو سلام کر سکتا ہے۔

۲۔ اس حدیث میں عورت کے ایک خاص مزاج اور افتادِ طبع کو بیان کیا گیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کبھی شوہر سے ذرا سی ناراضگی ہو جائے تو ایک لمحہ میں اس کا سارا کیا کرایا ملیا میٹ کر دیتی ہے۔ صحیح معنی میں گھریلو فضا اسی وقت خوشگوار ہو سکتی ہے جب شوہر کی صرف خامیوں اور عیوب ہی پر نگاہ نہ ہو بلکہ اس کے محاسن اور خوبیوں کا بھی اعتراف کیا جائے۔ یہی ہدایت ایک دوسری حدیث میں مردوں کو بھی کی گئی ہے۔

جیسا کہ فرمایا:

((لا يفرك مومن مومنة ان كره منها خلقاً رضى منها اخر))

''کوئی مومن مرد (شوہر) کسی مومن عورت (بیوی) سے بغض نہ رکھے کہ اگر بیوی کی ایک عادت اسے ناپسند ہو تو ہو سکتا ہے کہ اس کی دوسری عادت اسے بھلی معلوم دے جائے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریب کاری اور ملمع سازی

((عن اسماء ان امرأة قالت یا رسول الله ان لی ضرة فهل علی جناح ان تشبعت من زوجی غیر الذی یعطینی فقال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوب زور)) (بخاری ، مسلم)

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا کہ میری ایک سوکن ہے میں چاہتی ہوں کہ شوہر جتنا کچھ مجھے دیتا ہے اس سے کہیں زیادہ خوشحالی اور زینت و آرائش کا مظاہرہ کروں' کیا اس میں کوئی حرج ہے؟''

آپؐ نے فرمایا مصنوعی اور بناوٹی طور پر آسودگی اور خوشحالی کی نمائش کرنے والا ایسے شخص کی طرح ہے جس کے بدن پر از سرتا پا فریب کاری اور ملمع سازی کی پوشاک ہے۔

تشریح:

اس حدیث میں عورتوں کی ایک اخلاقی کمزوری کی نشاندہی کی گئی ہے کہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ حرص، نقالی اور اپنی ہم عمر یا ہم پلہ عورتوں کو چڑانے اور ان پر اپنی فوقیت جتانے کے لیے دوسروں سے کپڑا' زیور مانگ تانگ کر اپنی خوشحالی اور برتری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

اس قسم کی بناوٹی ٹیپ ٹاپ سے چونکہ دوسروں کو اپنی پوزیشن کے متعلق غلط تصور دینا مقصود ہوتا ہے اس لیے آپؐ نے اسے فریب کاری' اور ملمع سازی قرار دیا ہے اور اگر کہیں سوکن سے مقابلہ ٹھن جائے تو پھر یہ دھبہ دو آتشہ اور سہ آتشہ ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس مرض کا علاج دوسری حدیث میں آپؐ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرص وحسد کا علاج

((عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم وھو اجدر ان لا تذدرو نعمۃ اللہ علیکم ' وفی روایۃ لمسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال و الخلق فلینظر الی من ھو اسفل منہ)) (بخاری' مسلم)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو دیکھو جو تم سے نیچے ہیں ان کو نہ دیکھو جو تم سے اونچے ہیں' اس طرح تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جن سے اس نے تم کو نوازا ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی نگاہ ایسے شخص پر پڑے جو اس سے مال ودولت اور جسمانی بناوٹ کے لحاظ سے برتر ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کو دیکھے جو اس سے (مالی اور جسمانی) لحاظ سے کمزور ہیں۔''

ایک اور روایت میں اتنی مزید وضاحت ہے کہ دین کے معاملہ میں ان لوگوں کی زندگی سے سبق لینا چاہیے جو نیکی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ سرگرم نظر آتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کی زندگی نمونہ بنائی جائے جو دینی اور اخلاقی اعتبار سے دن بدن پستی کی طرف جارہے ہیں۔

اگر انداز فکر اور زاویہ نظر اس حدیث کے مطابق بدل جائے تو پھر دوسروں کے ہاں شوخ رنگ کپڑوں اور بیش قیمت زیوروں کی بہتات دیکھ کر نہ تو حرص وطمع کی لہر دل میں اٹھ سکتی ہے اور نہ حسد کی آگ اطمینان وسکون کے خرمن کو جلا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی پھیلانے اور بدی مٹانے میں تعاون

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴾ (التوبہ: ۷۱)

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں' نیکی کا حکم دیتے ہیں' بدی اور برائی سے روکتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ عزیز و حکیم ہے۔''

اس آیت میں نیک کردار مرد اور صالح سیرت خواتین کی چند نشانیاں اور اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ خدا کے دین کو غالب کرنے اور بھلائی کو پھیلانے کے لیے نیک مرد اور نیک خواتین آپس میں ایک دوسرے کے مددگار اور سہارا بنتے ہیں، یعنی صرف نیک بننے پر ہی قناعت نہیں کرتے بلکہ نیک بنانے کی بھی کوشش کرتے ہیں پھر اس کے ساتھ ساتھ ان کی یہ دعوت و تبلیغ محض انفرادی ہی نہیں ہوتی بلکہ اجتماعی رنگ میں دین پسند' نیک کردار مرد اور خواتین کا ایک جتھا پورے نظم و ضبط کے ساتھ اس کام کو انجام دیتا ہے۔

۲۔ معروف (نیکی) کا حکم دیتے ہیں۔

معروف کے چھوٹے بڑے بہت سے اقسام ہیں' سب سے بڑا اور اہم معروف یہ ہے کہ خدا کی زمین پر خدا کے دین کو قائم و غالب کرنے کی کوشش کی جائے' اگر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف قائم ہو جائے تو دوسری نیکیاں اپنے آپ پھلنے پھولنے اور پروان چڑھنے لگیں گی۔

۳۔ منکر (برائی) سے روکتے ہیں اس وقت پوری دنیا میں سب سے بڑا منکر وہ باطل دین اور غلط تہذیب ہے جس کی وجہ سے انسانیت امن وانصاف اور حقیقی راحت وسکون سے محروم ہو چکی ہے۔ ایک مومن مرد اور ایک مومن خاتون کے لیے اس منکر کو مٹانا اسلام کا اولین فریضہ ہے۔

۴۔ نماز قائم کرتے ہیں، نماز سے ایک مسلمان کا اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے، یہ تعلق باللہ وہ نعمت ہے کہ جس کی بنا پر امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) کی راہ کے خطرات خود بخود چھٹ جاتے ہیں اور دعوت حق کے کارکن استقلال اور سکون واطمینان کی سعادت سے اپنے آپ کو ہم کنار پاتے ہیں۔

۵۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔

نماز اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت کا ذریعہ بنتی ہے تو زکوٰۃ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت، ہمدردی اور غم گساری کا موقع ملتا ہے۔

نیز دعوت وتبلیغ اور اقامت دین کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کے حل کا ایک بہت بڑا ذریعہ خود زکوٰۃ ہے۔

۶۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں، کوئی کام خواہ کتنا ہی اچھا ہو خواہ وہ کتنے ہی مخلصانہ جذبہ سے کیا گیا ہو اگر وہ خدا اور رسولؐ کے احکام کے مطابق نہ ہو تو خدا کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہ ہو گی۔

اس بنا پر ایک صالح مرد اور ایک معیاری خاتون کا بنیادی وصف یہ ہے کہ ان کا کوئی قدم خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے دائرے سے باہر نہ اٹھنے پائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی میں تعاون کا عملی نمونہ

مندرجہ بالا سطور میں ﴿ والمومنون والمومنات بعضهم اولياء بعض ﴾ بعض کی تشریح کرتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں بھلائی کے قائم کرنے میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ بھلائی کے قائم کرنے کے لیے عملاً تعاون کیسے ہوسکتا ہے' اس کی ایک واضح مثال مندرجہ ذیل حدیث میں ملتی ہے:

((عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى وايقظ امرأته فصلت فان ابت نضح في وجهه الماء رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت وايقظت زوجها فصلى فان ابى نضحت في وجهه الماء)) (ابوداؤد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اپنے بستر سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے (نفل) نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈال دیتا ہے۔ (اسی) طرح اللہ تعالیٰ اس خاتون کو بھی اپنے رحم وکرم سے نوازتا ہے جو رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی جگاتی ہے اگر وہ انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈال دیتی ہے۔

تشریح:

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کا باہمی تعاون نہ صرف یہ کہ فرائض میں ضروری ہے بلکہ اگر اس تعاون کی روح نوافل کے معاملہ میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارفرما ہو تو ان کو بھی خوش گوار فضا میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ اس حدیث میں ایسے میاں بیوی مراد ہیں جو فی الواقع اللہ اور اس کے رسولﷺ سے محبت رکھتے ہوں' دین کے قیام اور غلبہ کے لیے ان کے دلوں میں تڑپ موجود ہو اور عملی طور پر فرائض کے پابند اور برائیوں سے متنفر ہوں درحقیقت ایسے ہی میاں بیوی تزکیہ نفس (دل کی صفائی اور روح کی تازگی) کے لیے رات کے پچھلے حصے میں نرم گرم بستر چھوڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہو سکتے ہیں۔

ایسے ہی بندوں کی صفت اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

﴿ تتجافیٰ جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعاً ﴾

"خواب گاہوں سے ان کے پہلو الگ ہو جاتے ہیں وہ اپنے رب کو اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں۔"

اس کے برعکس اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک بھی اسلام کے بنیادی تقاضوں ہی سے بے خبر ہے تو اس شکل میں اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کرنے سے بجائے خوشگوار فضا پیدا ہونے کے باہمی تعلقات میں تلخی اور بدمزگی پیدا ہو سکتی ہے۔

۳۔ چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے نیک کردار میاں بیوی کی زندگی حسن معاشرت اور حسن سلوک کا بہترین نمونہ ہے اگر کسی موقع پر اس نیک مقصد کے لیے پانی کے چھینٹے بھی ڈال دیئے جاتے ہیں تو عشق و محبت کی آگ ذرا بھی سرد نہیں ہونے پاتی۔

۴۔ اس حدیث سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ کے بندے نوافل کی ادائیگی کے لیے جب ایسا والہانہ جذبۂ تعاون رکھتے ہیں تو فرائض میں ایک دوسرے کو پابند بنانے اور منکرات سے باز رکھنے کے لیے کیسے بے تاب ہونگے۔

عورت کی دین سے بے اعتنائی شوہر کے لیے اضطراب کا موجب ہوگی' اسی طرح مرد کی فرائض سے غفلت اور منکرات میں انہماک ایک معیاری خاتون کو ہر وقت بے چین اور بے قرار رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ذہن وفکر کی اصلاح

((عن کثیر بن عبید قال کانت عائشة اذا ولد فیهم مولود یعنی فی اهلها لا تسئل غلاما ولاجاریة تقول خلق سویا ؟ فاذا قیل نعم قالت الحمد لله رب العالمین)) (الادب المفرد' باب من حمد الله عند الولادة اذا خلق سویا ولم یبال ذکر او انثی ص ١٨٤)

''کثیر بن عبید سے روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کنبہ میں کہیں بچہ پیدا ہوتا تو وہ یہ سوال نہیں کرتی تھیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ بلکہ آپ یہ پوچھتیں کیا صحیح سالم پیدا ہوا ہے؟ جب آپ سے کہا جاتا ''ہاں'' تو آپ فرماتیں تمام حمد وثنا جہانوں کے رب اللہ کے لیے ہے۔''

توضیح:

عام طور پر ہر جگہ اور خصوصاً عرب میں لڑکی کی پیدائش سے گھر والے انتہائی رنجیدہ ہوجایا کرتے تھے اور جب معلوم ہوتا کہ لڑکا پیدا ہوا ہے تو خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غلط نظر وفکر کی اصلاح کی غرض سے اس موقع پر سوال کا انداز ہی بدل دیا یعنی اصل سوال تو اس بات کا ہونا چاہیے کہ بچہ تندرست اور صحیح سالم بھی پیدا ہوا ہے یا نہیں' نہ کہ اس بات کی فکر کہ لڑکا پیدا ہوا ہے یا لڑکی۔

لڑکا ہو یا لڑکی دونوں خدا کی نعمت ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کی پیدائش پر ناک بھوں چڑھانا کفران نعمت (ناشکری) کے ہم معنی ہے۔جس کی سزا خدا کے ہاں انتہائی سخت ہے۔

بچے کی پیدائش کے موقع پر صرف الحمدللہ کے بجائے الحمدللہ رب العالمین کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بظاہر اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی کی پیدائش پر بالعموم اس بنا پر غم وغصہ کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اسے کہاں سے کھلائیں گے حالانکہ لڑکا ہو یا لڑکی سب کا رازق اللہ تعالیٰ ہے جس کا نمایاں وصف رب العالمین ہے۔

((عن عبيد قال دخلت على عائشة ام المومنين فقالت امسك حتى اخيط نقبتي فامسكت فقلت يا ام المومنين لو خرجت فاخبرتهم لعدوا منك بخلا قالت ابصر شأنك انه لا جديد لمن لا يلبس الخلق)) (الادب المفرد، باب الرفق في المعيشة، ص٦٨)

''حضرت عبیدؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ میں پیوند لگا لوں، میں ٹھہر گیا پھر میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اگر میں باہر جا کر آپ کے اس عمل کی اطلاع کر دوں تو وہ آپ کے اس طرز عمل کو بخل قرار دیں گے۔ آپ نے فرمایا اپنے حال پر نظر رکھو یعنی جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلاؤ، نیا لباس اس کے لیے نہیں ہے جو پرانا کپڑا پہننے میں عار محسوس کرتا ہو۔

اس روایت میں ان خواتین کے لیے سبق ہے جو محض اپنی پوزیشن بنانے اور معاشرے میں نکو بننے سے بچنے کے لیے آمدنی سے زیادہ لباس اور رہائش تکلفات میں خرچ کر ڈالتی ہیں اور انہیں قطعاً اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ کہیں پوزیشن بنانے کی یہ لت ان کے مردوں کا دیوالیہ ہی نہ نکال دے۔ پہلی روایت کی طرح اس ارشاد میں بھی حضرت عائشہؓ نے غلط ذہنیت کی اصلاح فرمائی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی تربیت

((عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعوله)) (رواہ مسلم، مشکوٰۃ، کتاب العلم، ص ۲۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین قسم کے عمل باقی رہ جاتے ہیں (۱) صدقہ جاریہ یعنی صدقہ و خیرات کی ایسی عام شکل جس سے لوگ طویل عرصہ تک فائدہ اٹھاتے رہیں۔ (۲) ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے۔ (۳) ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

((عن ایوب بن موسیٰ بن ابیه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن)) (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ باب الشفقة، ص ۴۱۵)

"(بروایت ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر عطیہ نہیں دیا۔"

یعنی اولاد کے لیے باپ کی طرف سے بہترین عطیہ اور گراں قدر تحفہ اچھا ادب اور صحیح تربیت ہے۔

((عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله ﷺ مروا اولادكم بالصلوة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم فى المضاجع۔ (رواہ ابوداؤد،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوۃ کتاب الصلوۃ ص ۵۰)

''(بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو نماز کی تاکید کرو جب کہ وہ سات برس کے ہوں اور نماز کے چھوڑنے پر ان کو مارو جب کہ ان کی عمر دس برس کی ہو جائے اور ان کو الگ الگ بستروں پر سلاؤ''

یعنی بچوں کو بچپن ہی سے دین کی تعلیم سے مانوس کرنا چاہیے' اگر سمجھانے بجھانے اور زبانی تنبیہ کے باوجود نماز پڑھنے پر آمادہ نہ ہوں تو پھر ان پر مناسب انداز میں سختی بھی کی جا سکتی ہے۔ بچے جب دس برس کے ہو جائیں تو پھر ان کے بچھونے علیحدہ علیحدہ کر دیئے جائیں' ان کو ایک ساتھ سلانا درست نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کی علمی سرگرمیاں

((عن عائشة بنت طلحة قالت قلت لعائشة وانا في حجرها وكان الناس يأتونها من كل مصر فكان الشيوخ ينتابوني بمكاني منها وكان الشباب يتاخوفي فيهدون الي ويكتبون الي من الامصار فاقول لعائشة يا خالة هذا كتاب فلان وهديته فتقول لي عائشة اى بنية فاجيبيه واثيبيه فان لم يكن عندك ثواب اعطيتك فقالت فتعطيني))

(الادب المفرد' باب الكتابة الى النساء وجوابهن)

''عائشہ بنت طلحہؓ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے زیر تربیت تھی' لوگ ہر شہر سے (علمی استفادہ کے لیے) ان کے پاس حاضر ہوتے تھے چونکہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں خاص اعزاز حاصل تھا' اس لیے بوڑھے اور جوان میری طرف رخ کرتے' ہدیے بھیجتے اور مختلف شہروں سے خط و کتابت کرتے۔ میں حضرت عائشہؓ سے عرض کرتی خالہ جان! یہ فلاں کا خط ہے اور یہ فلاں نے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ فرماتیں پیاری بچی! خط کا جواب دے دو اور جو ہدیہ آیا اس کا بدلہ چکا دو۔ اگر تمہارے پاس ہدیہ دینے کے لیے کچھ نہیں تو مجھ سے لے لو پھر آپ بدلہ دینے کے لیے مجھے کچھ نہ کچھ عطا کر دیتیں۔''

توضیح:

۱۔ پہلی صدی ہجری میں شرم و حیا اور پردے کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مسلم خواتین علمی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی تھیں بلکہ بعض خواتین تو خداداد قابلیت وصلاحیت کی بنا پر مرجع خلائق اور مرکز رشد و ہدایت بن گئی تھیں۔

۲۔ ایک شریف خوددار خاتون کبھی اس خشکی اور خست کو برداشت نہیں کرسکتی کہ لوگ اس سے مسائل پوچھیں اور وہ جواب نہ دے' لوگ اس کو ہدیے اور تحائف بھیجیں اور وہ ان کا کوئی صلہ یا بدلہ نہ چکائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو کردار

سورۂ تحریم میں دو معیاری خواتین اور دو ناپسندیدہ عورتوں کا تذکرہ ان الفاظ میں آیا ہے:

﴿ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴾ (سورئہ تحریم: ۱۰)

''اللہ تعالیٰ نے منکرین حق (کی عبرت کے لیے) حضرت نوحؑ کی بیوی اور حضرت لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان کی ہے' وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں۔ان دونوں نے اپنے شوہروں کی خیانت کر ڈالی' وہ دونوں (نبی) اللہ تعالیٰ کی گرفت سے اپنی بیویوں کو نہ بچا سکے ان سے کہا گیا کہ جہنم میں جلنے والوں کے ساتھ آگ کا مزہ چکھو۔''

﴿ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴾ (التحریم: ۱۲)

''اور ایک مثال فرعون کی بیوی کی ایمان والوں (کے لیے بطور سبق) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے جب کہ اس نے اپنے رب سے (گڑگڑاتے ہوئے' فرعون کے مظالم سے تنگ آکر) کہا تھا اے میرے رب!! اپنے ہاں جنت میں میرے لیے گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (ستم رانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نجات دے اور مجھے ظالم قوم (کے شر) سے بچا۔ (ایمان والوں کے لیے دوسری مثال حضرت مریمؑ کی قرآن نے بیان کی ہے) عمران کی بیٹی مریم وہ ہے جس نے اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کی۔ اس میں ہم نے اپنی روح پھونک دی اور اس (مریم) نے اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کو سچا جانا اور اس کا شمار بندگی کرنے والوں میں ہوا۔"

تشریح:

حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی گھر والیوں کے ذکر میں عبرت کے چند پہلو سامنے آتے ہیں۔

۱۔ شوہر تقویٰ' عبادت اور دوسری نیکیوں کے لحاظ سے خواہ کتنے اونچے مینار پر کیوں نہ ہو عورت کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور نہ وہ خدا کے عذاب سے بچ سکتی ہے تاوقتیکہ وہ خود اپنے آپ کو صحیح اعتقاد اور صالح اعمال سے آراستہ نہ کرلے۔ قرآن وسنت کی نصوص اس بارے میں واضح ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں باپ دادا کی پاکبازی اور شوہر کا زہد وتقویٰ کام نہ آئے گا۔ وہاں اصل سرمایۂ نجات انسان کا خود اپنا حسن عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لخت جگر حضرت فاطمہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

((یا فاطمة انقذی نفسك من النار فانی لا اغنی عنك من الله شیئاً))

"اے فاطمہؓ! اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچالو۔ میں اللہ کی گرفت سے بچانے میں کچھ بھی کام نہ آسکوں گا۔"

۲۔ شوہر کی نیک عملی بیوی کو نجات تو کیا دلائے گی اس تعلق کی بنا پر عذاب میں ذرہ برابر تخفیف بھی نہ ہوگی۔ جو برتاؤ دوسرے مجرموں کے ساتھ ہوگا وہی ان سے کیا جائے گا جیسا کہ آیت کے اخیر میں فرمایا:

﴿ اُدْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ سورہ احزاب کی آیت:

﴿مَنْ يَّأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ﴾

"(اے نبی کی بیویو!) تم میں سے کسی نے اگر بے حیائی کا ارتکاب کیا تو اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی خواتین کے لیے، جو نیک بندوں سے قریبی تعلق کی بنا پر سربراہی کاری کے منصب پر فائز ہوں دوہری سزا کی مستحق ہونگی۔

۳۔ فرعون کی بیوی آسیہ کا طرز عمل ان خواتین کے لیے سراپا عبرت و نصیحت ہے جو اپنی بے عملی کے لیے غلط ماحول کو بہانہ بناتی ہیں' حضرت آسیہ چاروں طرف سے غلط ماحول اور فاسقانہ معاشرہ میں گھری ہوئیں تھیں' پوری قوم ان کی مخالف تھی' خود شوہر خون کا پیاسا بن چکا تھا، دین حق قبول کرنے کی بنا پر ان کو چومیخا کر کے طرح طرح کی ایذائیں دیتا تھا لیکن ان تمام آزمائشوں کے باوجود اللہ کی بندی اپنی جگہ پر چٹان کی طرح جمی رہی اس کے پائے ثبات کو ذرا سی بھی لغزش نہ ہوئی۔

۴۔ حضرت آسیہ کے طرز عمل سے ایک دوسرا اہم سبق یہ ملتا ہے کہ ایسی نازک گھڑی میں جب کہ سوائے اپنے رب کے اور کوئی سہارا نہ ہو صرف اسی سے فریاد کی جائے اور اسی کی ربوبیت کو وسیلۂ نجات بنایا جائے۔

۵۔ حضرت مریم علیہا السلام کے دو نمایاں اوصاف بیان کئے گئے ہیں:

(الف) اللہ تعالیٰ کے احکام اور کتابوں کی تصدیق و تعمیل۔

(ب) اپنی عفت و عصمت کی حفاظت۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان خاتون کے لیے اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور احکام کی تصدیق و تعمیل کے بعد سب سے بڑا اہم وصف عصمت و پاکدامنی کی راہ اختیار کرنا ہے۔ ان اوصاف کے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات کا نمونہ

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴾ (سورۃ الاحزاب: ۲۱-۲۲)

''اے نبیؐ کی بیویو! تم میں سے جو کھلی ہوئی بے حیائی کا ارتکاب کرے گی اسے دگنا عذاب چکھایا جائے گا اور یہ اللہ پر آسان ہے اور جو تم میں سے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت بجالائے گی اور نیک عملی کے زیور سے اپنے آپ کو آراستہ کریگی ہم اسے دوہرے اجر سے نوازیں گے اور ہم نے اس کے لیے اچھی روزی مہیا کی ہوئی ہے۔ ان آیات میں چند اہم امور کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

(۱) جو لوگ قیادت ورہنمائی کے منصب پر فائز ہوتے ہیں ان کی غلطی ایک فرد کی غلطی نہیں ہوتی کہ اس پر معمولی سزا دے کر معاملہ ختم کر دیا جائے بلکہ وہ غلطی پوری ملت اور آئندہ نسل کے لیے خطرناک نمونہ بن سکتی ہے اس لیے اس کی سزا بھی خدا کے ہاں دگنی چوگنی رکھی گئی ہے۔ اسی طرح نیکی کا معاملہ ہے چونکہ ذمہ دار افراد کی نیکی نتائج واثرات کے لحاظ سے دوررس ہوتی ہے اس لیے خدا کے ہاں اس کی جزا بھی بے پایاں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ازواج مطہراتؓ کے معاملہ میں بھی کارفرما ہے۔ ان آیات میں ازواج مطہرات کو مخاطب کرتے ہوئے تاکید کی گئی ہے کہ ان کے اعمال واخلاق اعلیٰ ترین معیار کے ہونے چاہئیں۔

(۲) آیت ۲ میں معیاری خاتون کے دو نمایاں وصف بیان کیے گئے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری۔

(ب) عمل صالح کا اہتمام۔

یہاں عمل صالح سے پہلے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت پر زور دے کر واضح کر دیا گیا ہے کہ کوئی کام خواہ اہل وطن، سوسائٹی یا برادری کی نگاہ میں کتنا ہی اچھا ہو لیکن اگر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے ماتحت نہیں کیا گیا ہے تو خدا کے ہاں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے:

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴾

(سورۃ الاحزاب: ۳۲ تا ۳۴)

''اے نبی ﷺ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو (تو اس تقویٰ کا تقاضا یہ ہونا چاہیے کہ) تمہاری گفتگو میں لوچ نہ ہو (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ) جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ کوئی امید باندھ بیٹھے۔ (گفتگو کرتے وقت) سنجیدہ اور بھلی بات منہ سے نکالو اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور قدیم جاہلی دور کی طرح بن سنور کر باہر نہ نکلو نماز قائم کرو زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتی رہو بس اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دھو دے اور تمہیں طہارت، نظافت سے خوب اچھی طرح نوازے اور جو کچھ اللہ (قرآن) کی آیات اور حکمت (سنت) میں سے تمہارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے اسے یاد رکھو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے۔''

ان آیات میں ایک معیاری خاتون کی خصوصیات پیدا کرنے کے لیے مندرجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل ہدایات دی گئی ہیں:

۱۔ اگر کبھی بوقت ضرورت کسی اجنبی مرد سے گفتگو کرنی پڑے تو آواز میں لوچ اور نرمی نہیں ہونی چاہیے۔

۲۔ گفتگو کا انداز بھلا اور سنجیدہ رکھا جائے۔

۳۔ عورت کا اپنا اصل مقام اس کا گھر ہے۔ گھر سے باہر کسی ضرورت کی بنا پر ہی نکل سکتی ہے لیکن اس صورت میں بھی بناؤ سنگھار اور شوخ نگاہی کے بجائے سادگی اور شرم وحجاب کا دامن تھامے رکھنا لازمی ہے۔

150/9

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر سے نکلنے کے آداب

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لا تمنعوا اماء الله مساجد الله وليخرجن وهن تفلات' وفي رواية بيتهن خير لهن)) (تفسير ابن كثير ج ۳' ص ۴۸۲ ابوداؤد)

''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو، انہیں چاہیے کہ وہ (زینت و آرائش کا اظہار کیے بغیر) سادہ ہیئت میں گھروں سے نکلیں۔ ایک روایت میں ہے کہ گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔''

اس حدیث میں اجتماعی زندگی کے ساتھ ساتھ شرم و حیا کے تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اسلام میں اجتماعی زندگی کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا تقاضا تھا کہ مسلم خواتین دینی اجتماعات اور نماز با جماعت سے بالکل ہی بے تعلق نہ رہیں۔ اس لیے مردوں کو کہا جا رہا ہے کہ وہ عورتوں کی نیک خواہش کے راستہ میں رکاوٹ نہ بنیں لیکن اس کے ساتھ ہی اگر عورتوں کو اس سلسلہ میں کھلی چھٹی دیدی جائے تو بہت سے فتنے بھی سر نکال سکتے ہیں' اس لیے فرمایا کہ عورتوں کے لیے گھروں میں نماز کا اہتمام زیادہ بہتر ہے۔

ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كل عين زانية و ان المراة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهي كذا و كذا، يعني زانية)) (ترمذی)

''ہر نگاہ (جو کسی اجنبی عورت کی طرف اٹھے) بدکار ہے (اسی طرح) وہ عورت جو خوشبو مہکاتے ہوئے (مردوں کی) مجلس سے گزرے وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی (وہ بھی) بدکردار ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اسلام نے عورتوں کے لیے بناؤ سنگھار اور خوشبو سے معطر ہوکر باہر نکلنے کو کس قدر شدت سے ناپسند کیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب عورتوں پر نماز جیسی اہم عبادت کو مسجد میں ادا کرنے کے بارے میں اتنی شدید پابندیاں عائد کی گئی ہیں تو دوسرے مشاغل کے لیے گھر سے باہر نکلنے کے سلسلہ میں اسلامی شریعت کتنی سخت گیر ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم معاشرہ میں خواتین کا اعزاز واحترام

اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی، ان کے حقوق کس طرح پامال ہوتے تھے اوران پر ظلم وستم کے کیسے کیسے پہاڑ ڈھائے جاتے تھے۔ یہ ایک ایسی داستان ہے جو کسی پڑھے لکھے انسان سے مخفی نہیں ہے۔

اس لیے تاریخ کے اس پہلو سے صرف نظر کرتے ہوئے ذیل کی تفصیلات میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ایک مسلم معاشرہ میں شریعت نے خواتین کو کیا اعزاز و اکرام بخشا ہے اور کون کون سے ایسے حقوق عطا کئے ہیں جو ان کی فطرت اور شرافت و عزت کے عین مطابق ہیں۔

باہمی تعلقات اور قرابت کے لحاظ سے عورت کے چار رشتے نمایاں ہیں:

ماں، بہن، بیوی، بیٹی۔

ان چاروں قریبی اور اہم رشتوں کے بارے میں قرآن وسنت کے احکام و ہدایات درج ذیل ہیں:

ماں کا مقام:

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهُ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴾ (سورہ لقمان)

''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں (حسن سلوک) کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے حمل کی مدت پوری کی اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے۔ (یہ اس لیے ہے کہ) میرا اور اپنے والدین کا شکرادا کرے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ﴾ (سورۃ الاحقاف:۱۵)

''ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھے برتاؤ کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے مشقت کے ساتھ حمل میں رکھا اور مشقت و تکلیف کے ساتھ اس کو جنا' حمل اور دودھ چھڑانے تک کا زمانہ (کم از کم) تیس ماہ ہے۔''

ان دونوں آیات میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے لیکن ماں کا ذکر اس انداز میں ہوا ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حق باپ سے کئی گنا بڑھا ہوا ہے:

اسی کی تشریح ذیل کی حدیث میں ملتی ہے:

((عن ابی هريرة ان رجلاً جاء الى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله من احق الناس بحسن صحابتي ؟ قال امك۔ قال ثم من؟ قال امك۔ قال ثم من؟ قال امك۔ قال ثم من؟ قال ابوك وفی رواية ثم ادناك)) (بخاری' مسلم)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا الن سے سوال کیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ حسن رفاقت کا حقدار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، اس نے دوبارہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر اس نے سہ بارہ دریافت کیا' آپؐ نے ارشاد فرمایا تیری ماں' پھر اس کے چوتھی بار پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا تیرا باپ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا پھر دوسرے قریبی رشتہ دار (حسب مراتب)''

مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین بار دہرائے اس کے بعد فرمایا پھر اقرب فالاقرب کا خیال رکھو۔

(الادب المفرد للبخاری' مسند احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابورمثہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ فرمارہے تھے ''اپنی ماں سے' اپنے باپ سے' اپنی بہن سے' اپنے بھائی سے اور دوسرے رشتہ داروں سے حسب مراتب اچھا سلوک کرو'' (مسند احمد' ابو داؤد)

اس حدیث میں نہ صرف یہ کہ ماں کا ذکر باپ سے پہلے ہے بلکہ بہن کا ذکر بھی بھائی پر مقدم رکھا گیا ہے۔

یوں تو روایات میں عام طور پر والدین کی نافرمانی سے روکا گیا ہے لیکن بعض احادیث میں صریح طور پر ماں کا ذکر ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی ماؤں کی نافرمانی حرام ٹھہرائی ہے۔''

یہ اعزاز و اکرام صرف حقیقی ماں ہی کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ رضاعی ماں بھی اس عزت و توقیر کی مستحق ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کے پاس ایک عورت آئی' آپؐ اس کے اعزاز کے لیے کھڑے ہو گئے اور بیٹھنے کے لیے اپنی چادر بچھا دی۔ لوگوں نے بعد میں بتلایا کہ یہ آپؐ کی رضاعی ماں ہیں۔ (الادب المفرد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہن اور بیٹی کا مقام

((عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ ﷺ من کان له ثلث بنات او ثلث اخوات أو بنتان او اختان فاحسن صحبتهن واتقی الله فیهن دخل الجنة و فی روایة لابی داؤد فادبهن واحسن الیهن وزوجهن فله الجنة۔)) (ترمذی، ابوداؤد)

''ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ہاں تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہو پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور ان کے (حقوق) کے بارے میں خدا سے ڈرتا رہا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابوداؤد کی روایت میں مزید الفاظ ملتے ہیں پھر اس نے ان کو ادب سکھایا ان سے حسن سلوک سے پیش آیا اور ان کا نکاح کر دیا تو اس کے لیے جنت ہے۔''

بہن اگر عمر میں بڑی ہے تو وہ ماں کے حکم میں ہے، اس کا ادب واحترام قریب قریب اسی انداز پر ہونا چاہیے جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اگر عمر میں چھوٹی ہے تو بھائی کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم وتربیت اور عام برتاؤ میں ان کا اسی طرح لحاظ رکھے جس طرح ایک باپ اپنی بیٹی کا رکھتا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو لڑکیاں ہمراہ لیے ہوئے میرے پاس آئی اس نے کچھ کھانے کو مانگا، میرے پاس صرف ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کے ہاتھ پر رکھ دی۔ اس عورت نے کھجور اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دی اور خود اس میں کچھ بھی نہ چکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ واقعہ بعد میں جب حضرت عائشہؓ نے آنحضور ﷺ کو سنایا تو آپؐ نے فرمایا:

من ابتلی من هذه البنات بشئی فاحسن الیهن کن له سترا من النار۔

''جو شخص لڑکیوں کے معاملہ میں آزمایا جائے یعنی اس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور پھر وہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تو یہ لڑکیاں قیامت کے دن اس کے لیے آگ کے شعلوں سے آڑ بن جائیں گی۔''

اس روایت میں لڑکیوں کو ابتلاء اور آزمائش اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ اسلام سے قبل لڑکیوں کی پیدائش میں انتہائی عار اور شرم محسوس کی جاتی تھی۔ بعض قبائل تو اس معاملہ میں اتنے سنگ دل تھے کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینے میں بھی ان کو تامل نہ ہوتا تھا۔

قرآن نے ان کی سنگ دلی کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

﴿ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ﴾

(سورہ نحل: ۵۸-۵۰)

''جب ان میں سے کسی کو لڑکی ہونے کی بشارت ملتی ہے تو اس کا چہرہ غم اور غصے کے مارے سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اس بری خبر کو سن کر وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ اسے ذلت کے ساتھ قبول کرے یا اسے مٹی کے ڈھیر میں دفنا دے۔''

یا تو نفرت کا یہ حال تھا یا پھر اسلامی تعلیم کے عام ہونے اور مسلم معاشرہ کے وجود میں آنے کے بعد دنیا نے یہ منظر بھی دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ۷ھ میں عمرے سے فارغ ہو کر مکہ سے واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت حمزہؓ کی یتیم بچی چچا چچا کہتی ہوئی آن پہنچی' حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر اسے گود میں لے لیا۔

اس موقع پر حضرت علیؓ، زید بن حارثہؓ اور جعفرؓ بن ابی طالب کے درمیان نزاع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برپا ہوا کہ اس یتیم بچی کی پرورش اور تعلیم وتربیت کی ذمہ داری کا شرف کسے حاصل ہو؟

حضرت علیؓ نے دلیل پیش کی چونکہ میں نے اسے آگے بڑھ کر گود میں لے لیا ہے اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اس لیے اس کی پرورش کا میں زیادہ حق دار ہوں۔ حضرت جعفرؓ نے فرمایا یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے گھر میں ہے اس لیے یہ لڑکی مجھے ملنی چاہیے۔ زیدؓ بن حارثہ نے کہا کہ یہ میرے بھائی حضرت حمزہؓ کی لڑکی ہے اس کی پرورش کا حق مجھے ملنا چاہیے (یہ انھوں نے اس لیے کہا کہ زیدؓ بن حارثہ اور حضرت حمزہؓ کے درمیان آپؐ نے مواخاۃ اور بھائی چارہ قائم کیا تھا)

آپ نے یہ کہتے ہوئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے لڑکی حضرت جعفرؓ کے حوالے کر دی۔

یہ ہے اسلامی تعلیم کا وہ انقلاب انگیز اثر کہ بچی اپنی نہیں بلکہ دوسرے کی یتیم لڑکی پالنے کے لیے مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس روایت سے خالہ کا مقام بھی متعین ہو جاتا ہے' ماں کی عدم موجودگی میں اس کا مرتبہ بھی ماں ہی کے برابر ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کی حیثیت

قرآن میں ارشاد ہے:

﴿وعاشروهن بالمعروف فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا شيئاً ويجعل الله فيه خيراً كثيراً﴾ (سورة النساء:)

''ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ' اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس چیز میں خیر کثیر پیدا کر دے۔''

﴿ولهن مثل الذى عليهن بالمعروف وللرجال عليهن درجة﴾

(سورة البقرة: پ ۲)

''عورتوں کے لیے معروف (انصاف) کے مطابق وہی حقوق ہیں جو ان پر (مردوں کی طرف سے) عائد ہوتے ہیں۔ ہاں مردوں کو ان پر ایک گونہ برتری حاصل ہے' یہ برتری بھی دو امور کی بناء پر ہے۔''

۱۔ مرد میں کچھ ایسی فطری صلاحیتیں اور توانائیاں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں کہ جن کا تقاضا ہے کہ قوامیت' نگرانی اور عائلی انجمن کی صدارت کی ذمہ داری مرد کو سونپی جائے۔

۲۔ عورت کے نان' نفقہ' مہر اور گھر کی دوسری ضروریات کے پورا کرنے کا بوجھ بھی مرد پر ہی ڈالا گیا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ان من اكمل المومنين ايماناً احسنهم خلقاً والطفهم باهله))

(ترمذی)

''مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں بہتر ہے اور اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی سے لطف و مہربانی سے پیش آتا ہے۔"

ایک اور روایت میں آپؐ نے فرمایا:

((خیر کم خیر کم لا هله وانا خیر کم لا هلی)) (دارمی)

"یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہے (پھر آپ نے اپنا نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا) اور میں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔"

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا یفرك مومن مومنة ان کرہ منها خلقاً رضی منها اخر))

(صحیح مسلم)

"کوئی مومن مرد اپنی مومن بیوی سے بغض نہ رکھے اگر وہ اس کی ایک عادت کو ناپسند کرتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی کوئی دوسری عادت اسے پسند آجائے۔"

یعنی یہ تو ناممکن ہے کہ ایک عورت سراپا محاسن ہی ہو اس میں عیب و ہنر دونوں ہی پائے جاسکتے ہیں۔ اس لیے مرد کی نگاہ صرف خامیوں اور کمزوریوں ہی پر نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ اس کی خوبیاں بھی سامنے رہنی چاہئیں۔ اسی قسم کی ہدایت آپؐ نے عورتوں کو بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمائی ہے (یعنی شوہر کے عیوب اور خامیاں ہی پیش نظر نہ رہیں بلکہ اس کے محاسن اور دوسرے احسانات کا اعتراف بھی ضروری ہے۔)

مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ عام انداز میں بھی آپؐ نے عورتوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی سے پیش آنے کی تاکید فرمائی ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جہاں آپؐ نے بہت سے اہم مسائل کا ذکر فرمایا وہاں آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

((الا واستوصوا بالنساء خیراً فانما هن عوان فی ایدیکم))

(ابن ماجه، باب النکاح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سنو! عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ وہ تمہارے ہاتھ میں اسیر ہیں۔"

اس ارشاد میں عورتوں کو قیدیوں کے ساتھ تشبیہ اس معنی میں دی گئی ہے کہ مردان کی عزت وناموس کا محافظ ہے اور اس کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے۔

ایک مرتبہ خواتین کا ایک گروہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مردوں کی سختی اور زیادتی کی شکایت کی۔ تو آپؐ نے فرمایا:

لیس اولئک بخیارکم

یعنی اس قسم کے لوگ معاشرہ میں اچھے افراد شمار نہیں ہو سکتے۔ مذکورہ بالا تمام آیات وروایات سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں عورت کا مقام کیا ہے اگر صحیح معنی میں اسلامی سوسائٹی وجود میں آجائے تو عورتوں کی موجودہ مظلومیت کی حالت یکسر تبدیل ہوسکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند عمومی ارشادات نبوی ﷺ

عقلمند کون ہے؟:

((عن شداد بن اوس قال قال رسول الله ﷺ الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله)) (رواه الترمذی' مشکوٰۃ)

''شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس سے محاسبہ کیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کیے اور عاجز (بے ہمت) وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا تابع کر دیا اور اللہ سے (فضل وکرم کی) امیدیں باندھ لیں۔''

مومن کی پہچان:

((عن ابی سعید عن النبی صلی الله عیه وسلم قال مثل المومن و مثل الایمان کمثل الفرس فی اخیته یجول ثم یرجع الی اخیته وان المومن یسهو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم الاتقیاء واولوا معروفکم المومنین)) (رواه البیهقی' مشکوٰۃ)

''ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کھونٹے کی طرف لوٹتا ہے اسی طرح مومن سے بھی بھول چوک ہو جاتی ہے اور پھر وہ ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے' اپنا کھانا نیکوکار لوگوں کو کھلاؤ اور اپنے احسان سے مومنوں کو نوازو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار بیش بہا چیزیں:

((عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ قال اربع من اعطیهن اعطی خیرا لدنیا والاخرة "قلب شاکر و لسان ذاکر و بدن علی البلاء صابر و زوجة لا تبغیه خونا فی نفسها و لاماله"))

(البیہقی، مشکوۃ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں جسے میسر آ گئیں اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل ہو گئی (۱) شکر گزار دل (۲) خدا کو یاد کرنے والی زبان (۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن (۴) ایسی بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نکاح کی تشریح

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له و نشهد ان لا اله الا الله و نشهد ان محمداً عبده ورسوله۔

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ کے لیے خاص ہے۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں' اس سے مدد چاہتے ہیں' اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے سہارے اپنے نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس پر اللہ تعالیٰ ہدایت کے دروازے بند کردے اسے کون راہ دکھا سکتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی الہ مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾

(آل عمران)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت نہ ہو مگر اسلام کی حالت میں۔

﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ (النساء:۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے ان کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیے۔ اللہ سے ڈرو جس کے ذریعے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتوں کا خیال رکھو' بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگران اور خبردار ہے۔''

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾

(سورہ احزاب: ۷۱)

''مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو (ایسا کرو گے تو) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا' اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا بلا شبہ اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

تشریح: ان آیات میں پانچ اہم بنیادوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن پر اسلامی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

ا۔ تقویٰ:

یعنی تعلق باللہ اور آخرت کی باز پرس کے خوف سے دل میں ایسی کیفیت کا پیدا ہو جانا جس کی وجہ سے بدی سے شدید نفرت اور نیکی کے لیے انتہائی لگن اور تڑپ پیدا ہو جائے۔ دراصل یہی تقویٰ مرد و عورت دونوں کو انصاف، دیانت اور حسن سلوک پر ابھارتا ہے اور ظلم' خیانت اور بدسلوکی سے باز رکھتا ہے۔

عام طور پر صرف ظاہری نقش و نگار کی اصلاح و آرائش کو تقویٰ سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ اصل تقویٰ اور دین داری یہ ہے کہ ایک مسلمان کے اخلاق، معاملات اور گھریلو زندگی کے شب و روز دین کے سانچے میں ڈھل جائیں۔

خرشہ بن حر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں ایک آدمی نے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ میں گواہی دی حضرت عمرؓ نے فرمایا ''میں تمہیں نہیں پہچانتا' کسی ایسے شخص کو لاؤ جو تمہارا تعارف کرا سکے۔'' مجلس میں سے ایک شخص نے کہا ''میں اسے پہچانتا ہوں۔'' حضرت عمرؓ نے سوال کیا۔ ''تم اس کو کس طرح پہچانتے ہو؟'' اس نے جواب دیا ''یہ بہت ہی ثقہ اور صاحب فضل وکمال ہے'' اس کے جواب میں حضرت عمرؓ نے تقوی، صالحیت اور دین داری کے تین معیار پیش کیے:۔

۱۔ حضرت عمرؓ نے سوال کیا۔ کیا وہ تمہارا قدیمی ہمسایہ ہے کہ جس کے شب وروز اور جس کی آمد ورفت اور حرکات وسکنات سے تم بخوبی باخبر ہو۔ اس نے جواب دیا ''نہیں''۔

۲۔ حضرت عمرؓ نے تقوی کی دوسری کسوٹی پیش کرتے ہوئے فرمایا ''کیا کبھی سفر میں اس کے ساتھ رہے ہو؟ کیونکہ اس موقع پر انسان کے اخلاق وکردار کھل کر سامنے آجاتے ہیں'' اس نے جواب دیا ''نہیں''

۳۔ حضرت عمرؓ نے تقوی کا تیسرا معیار اور بڑا اہم معیار پیش کرتے ہوئے سوال کیا۔ کیا کبھی اس سے روپے پیسے کے لین دین کا سابقہ پیش آیا ہے؟ کیونکہ یہ مالی معاملات ایسی کسوٹی ہیں جن سے انسان کا زہد وتقوی ناپا جا سکتا ہے۔'' اس نے جواب دیا ''نہیں''

حضرت عمرؓ نے فرمایا ''پھر تم کیسے کہتے ہو کہ میں اسے پہچانتا ہوں اور اس کے نیک ہونے کی گواہی دیتا ہوں، جاؤ کسی دوسرے شخص کو لاؤ۔ (سنن بیہقی)

۲۔ اسلام واطاعت:

یعنی زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی معاملات میں انسان اپنے آپ کو غیر مشروط طور پر خدا کے حوالے کردے اور ہر کام میں اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع بنادے۔

۳۔ رشتہ داری کا لحاظ:

یعنی قرابت داروں کے حقوق کی نگہداشت کی جائے' ان سے اچھا برتاؤ رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور ان کی تمام ذمہ داریوں کو پورا کیا جائے جو قرابت کی بناء پر عائد ہوتی ہیں۔
۴۔ قول سدید:
یعنی ہر وہ بات اور قول وقرار جس کی بنیاد راستی، عدل اور دیانت پر ہو۔ نکاح کے موقع پر اس آیت کی تلاوت میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ میاں بیوی دونوں کو ایجاب وقبول کے وقت اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس ہو۔
۵۔ تمام دنیا کے باشندے ایک باپ اور ماں کی اولاد ہیں۔ اس حقیقت کے بیان میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ رشتہ کرتے وقت کنبہ، برادری اور قومیت کا سوال نہ اٹھایا جائے۔ تمام انسان ایک ہی کنبے کے افراد ہیں اس معاملے میں انتخاب وترجیح کا معیار صرف تقویٰ اور نیکی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾ (سورہ حجرات:۱۳)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں (مختلف) قوموں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ آپس میں پہچان ہو سکے۔ (لیکن) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیاد مقبول وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا اور باخبر ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

((عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ تنکح المراۃ لاربع لمالھا وجمالھا' لحسبھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداك)) (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ' کتاب النکاح' ص ۲۳۹)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح چار چیزوں کے باعث کیا جاتا ہے۔ مال' حسن و جمال' خاندانی شرافت اور دینداری۔ آپؐ نے فرمایا دین والی کو اختیار کرو' تم خوب خوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال اور خوش وخرم رہو گے۔''

مذکورہ بالا بنیادوں کی حفاظت اور پابندی سے ہی نکاح کے اولین اور اہم مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔

نکاح کے مقاصد:

اسلام میں نکاح کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی عصمت و عفت ہر قسم کی بے حیائی اور بد اخلاقی کے جرائم سے محفوظ ہو جائے۔ قرآن حکیم میں شادی شدہ مرد کو محصن اور شادی شدہ عورت کو محصنہ کہا گیا ہے۔ محصن حصن سے بنا ہے جس کے معنی قلعے کے ہیں' مطلب یہ ہوا کہ مرد نکاح کے ذریعے عصمت کی حفاظت کے لیے قلعہ تعمیر کرتا ہے اور عورت اپنی آبرو کے تحفظ کے لیے اس میں پناہ لیتی ہے۔ نکاح سے اگر یہ مقصد حاصل نہ ہو تو پھر اس بندھن کا ٹوٹ جانا ہی دونوں کے لیے بہتر ہے۔

مرد و عورت کے درمیان محبت و الفت اور سکون و اطمینان کی خوشگوار فضا پیدا ہو اور جب مرد معاشی الجھنوں اور کاروباری ہنگاموں سے فارغ ہو کر گھر لوٹے تو ایک گوشۂ سکون و عافیت اسے میسر آ سکے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ﴾ (سورہ روم : ۲۱)

''اور خدا کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہارے لیے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کر سکو اور تمہارے درمیان محبت و الفت ڈال دی۔''

لیکن اگر کوئی گھر امن و راحت اور محبت و الفت کی جنت بننے کی بجائے بے اعتمادی' بغض و عناد اور جنگ و جدل کی جہنم بن جائے تو پھر سرے سے نکاح کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اسلام مرد کو طلاق کا اختیار اور عورت کو خلع کا حق دے کر اس قسم کے نکاح کی بیڑیوں کو توڑ ڈالنے کی اجازت دیتا ہے۔ ان مقاصد کے تعین کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم نے مرد اور عورت کے حقوق اور ذمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داریوں پر روشنی ڈالی ہے۔

مرد کی ذمہ داریاں:

ا۔ مہر عورت کا حق ہے جس کا ادا کرنا مرد پر لازم ہے۔

﴿ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ﴾ (النساء:٤)

''عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔''

لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ اسلام مہر کے معاملہ میں فخر ونمائش اور غلو کو بہر حال ناپسند کرتا ہے۔

۲۔ نان ونفقہ کی ذمہ داری' اسلام نے تقسیم کار کے اصول پر مرد اور عورت کا دائرہ عمل الگ الگ کر دیا ہے۔ عورت کا فرض ہے کہ وہ گھر میں رہتے ہوئے اولاد کی سیرت سازی کے کام کو پوری یکسوئی اور سکون قلب کے ساتھ انجام دے اور مرد کا فرض ہے کہ وہ معاشی ذمہ داریوں کا بار اپنے کندھوں پر اٹھائے لیکن نان ونفقہ کی مقدار کا فیصلہ عورت کی خواہش پر نہیں بلکہ مرد کی حیثیت و استطاعت کے مطابق ہونا چاہیے۔

۳۔ انصاف اور حسن معاشرت: عورتوں سے انصاف برتنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کی تاکید قرآن وسنت میں نہایت شدت سے کی گئی ہے۔

(الف) ﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ (النساء: ١٩)

''اور ان سے اچھا برتاؤ رکھو۔''

(ب) ﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ﴾

(البقرة:)

''اور عورتوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسی ان پر ذمہ داریاں ہیں دستور کے مطابق اور مردوں کے لیے ان پر ایک درجہ (فوقیت) ہے۔''

(ج) ولا تمسكوهن ضراراً لتعتدوا ومن يفعل ذلك فقد ظلم نفسه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور عورتوں کو ستانے اور ان پر ظلم توڑنے کے لئے نہ روک رکھو اور جو ایسا کرتا ہے بلا شبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔''

یعنی مرد کا فرض ہے کہ وہ عورت کے حقوق کو ادا کرتے ہوئے اس کو اپنے گھر میں آباد رکھے ورنہ اس کو شریفانہ طور پر رخصت کر دے۔ یہ صورت قطعاً جائز نہیں کہ عورت کو معلق (آدھ میں لٹکا ہوا) چھوڑ دیا جائے۔

(د) حدیث میں ہے' حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

خیر کم خیر کم لا ھلہ وانا خیر کم لا ھلی

(سنن ابن ماجہ' کتاب النکاح' باب حسن معاشرۃ النساء)

''تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہے اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں۔''

اس روایت میں پارسائی اور نیکی کا ایک واضح معیار اور کھلی ہوئی کسوٹی بیان کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو مرد اپنی شریک زندگی اور رفیقہ حیات سے نباہ نہیں کر سکتا اس سے کیسے توقع رکھی جا سکتی ہے۔ کہ وہ دوسروں سے ہمدردی اور سلوک سے پیش آئے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اکمل المومنین ایماناً احسنھم خلقاً و خیارھم خیارھم لنسائھم)) (ترمذی)

''یعنی مومنوں میں کامل تر مومن وہ ہیں جو اخلاق و کردار میں سب سے اچھا سلوک روا رکھتے ہیں اور ان میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے معاملے میں اچھے ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

لا یفرك مومن مومنة ان کرہ منھا خلقاً رضی منھا اخر

(صحیح مسلم)

''یعنی کوئی مومن (شوہر) مومنہ (بیوی) سے بغض و نفرت نہ رکھے اگر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایک عادت ناپسند ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی دوسری خصلت پسند آ جائے۔''

تشریح:

یہ ناممکن ہے کہ کوئی عورت سرتاپا عیب ہی عیب ہو' اگر اس میں کچھ خامیاں ہیں تو کچھ خوبیاں بھی ہونگی۔ اس قسم کی صورت حال عورت کے ذہن میں مرد کے بارے میں رہنی چاہی۔ (جیسا کہ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے) اس انداز فکر کو اپنا کر کسر وانکسار سے دونوں میاں بیوی اپنے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنا سکتے ہیں۔

عورت کی ذمہ داریاں:

﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ ﴾ (النساء)

''نیک عورتیں' فرمانبردار (اور) غیب کی محافظ ہیں۔''

اس آیت میں عورت کے دو اہم فرض بتلائے گئے ہیں:

۱۔ حفظ غیب: اس سے مراد وہ چیز ہے جو شوہر کی ہو اور اس کی غیر موجودگی میں عورت کے پاس بطور امانت رہے' اس میں شوہر کے نسب، عزت، مال، اولاد اور رازوں کی حفاظت سب کچھ شامل ہے۔

۲۔ شوہر کی اطاعت: یہ مرد کا حق ہے جس کا ادا کرنا عورت پر لازم ہے۔ الا یہ کہ مرد کسی ایسی بات کا حکم دے جو شریعت کے خلاف ہو۔

حدیث میں ہے عورت شوہر کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو مرد ثواب پائے گا اور عورت گنہگار ہوگی اور عورت اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے بلکہ آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ ''کوئی عورت شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہ رکھے۔''

ان روایات سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ شوہر کی اطاعت کی اہمیت اور حدود کیا ہیں۔ آج اگر مسلمان خودساختہ رسوم اور غیر شرعی پابندیوں سے آزاد ہوکر سادگی کے ساتھ مندرجہ بالا ہدایات پر عمل پیرا ہوں تو گھر کی زندگی ان کے لیے جنت کا نمونہ بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اذا صلت المراة خمسها و حصنت فرجها و اطاعت بعلها دخلت من ای ابواب الجنة شاء ت)) (مسند احمد)

''جب عورت پنج وقتی نماز کی پابند ہو' پاک دامنی کی راہ اختیار کرے اور شوہر کی اطاعت گزار و وفا شعار ہو تو اسے اختیار ہے کہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے بھی چاہے داخل ہو۔''

ارشادات رسول اللہ ﷺ:

۱۔ ((عن ابی هریرة قال قال رسو ل الله ﷺ اذا خطب الیکم من ترضون دینه و خلقه فزوجوه ان لا تفعلوه تکن فتنة فی الارض و فساد عریض)) (ترمذی)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی ایسا رشتہ میسر آ جائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند رکھتے ہو تو اس سے نکاح کر ڈالو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ و فساد برپا ہو کر رہے گا۔''

تشریح: عام طور پر مناسب اور نیک رشتہ ملنے کے باوجود بہت سے مسلمان رسم و رواج اور دوسری دنیاوی اغراض کی بناء پر لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی میں تاخیر کر دیتے ہیں ایسے افراد کو اس حدیث میں متنبہ کیا گیا ہے۔

۲۔ ((عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اذا دعی احدکم الی الولیمة فلیاتها عرسا کان او نحوه و من لم یجب الدعوة فقد عصی الله و رسوله))

''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے ضروری قبول کر لینی چاہیے۔ شادی بیاہ کا موقع ہو یا کوئی دوسری صورت اور جس نے دعوت قبول نہ کی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔"

۳۔ ((عن عبداللہ بن بسر ان اباہ صنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً فدعاہ فاجابہ فلما فرغ من طعامہ قال اللھم اغفرلھم وارحمھم و بارک لھم فیما رزقتھم))

"عبداللہ بن بسرؓ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے آنحضورﷺ کو کھانے پر بلایا۔ آنحضورؐ جب کھانا کھا چکے تو آپؐ نے (میزبان کے حق میں) دعائیہ کلمات کہے۔ اے اللہ ان کی بخشش کر' ان پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور ان کے حق میں برکت دے۔"

۴۔ عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفا الانسان اذا تزوج قال

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب کسی شخص کو اس کی شادی کے موقع پر مبارکباد دیتے تو یہ الفاظ فرماتے:

بارک اللہ لک و بارک اللہ علیکما و جمع بینکما فی خیر۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مبارک فرمائے اور تم دونوں پر اپنی برکتوں کی بارش نازل فرمائے اور تم دونوں کا ربط وتعلق خیر وسعادت کی آغوش میں ہو۔

۵۔ پہلی ملاقات کے وقت دولہا دلہن کی پیشانی (سر کے اگلے حصہ) پر ہاتھ رکھتے ہوئے بسم اللہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت طلب کرتے ہوئے یہ دعا اس کی زبان پر جاری ہو۔

اللھم انی اسئلک من خیرھا و خیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا و شر ما جبلتھا علیہ

"اے اللہ! میں تجھ سے اس (دلہن) کی خیر اور بھلائی کا طلب گار ہوں اور ان عادات وخصائل کی بھلائی چاہتا ہوں جن پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی ہے اور تیرے سہارے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور ان عادات و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصائل کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جن پر اس کی پیدائش ہوئی ہے۔''

۶۔ بعض جلیل القدر صحابہ کرام عبداللہ بن مسعودؓ حذیفہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ انھوں نے ابوسعید نامی شخص سے شادی کے موقع پر کہا کہ جب تم اپنی دلہن کے پاس جاؤ تو دو رکعت نفل ادا کرو اور اس کی بھلائی طلب کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دوسری روایت میں ہے کہ انھوں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا جب تم اپنی دلہن کے پاس جاؤ تو اسے حکم دو کہ وہ تمہارے پیچھے کھڑی ہو کر تمہاری اقتداء میں دو رکعت نماز ادا کرے اور تم یہ دعا پڑھو۔

((اللھم بارك لی فی اھلی و بارك لھم فیّ اللھم اجمع بیننا ما جمعت بخیر و فرق بیننا اذا فرقت الی خیر)) (طبرانی)

''یعنی اے اللہ! میرے اہل خانہ میں برکت دے اور ان کے لیے میری ذات میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! جب تک بھی ہمارا رشتہ قائم رہے خیر و برکت کے ساتھ قائم رہے اور جب جدائی ہو تو اس کے نتیجے میں بھی اچھائی اور بھلائی ہی حاصل ہو۔''

۷۔ خاص مرحلے (جماع) پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

((بسم الله اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا))

(صحیح بخاری)

''اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اے اللہ ہم کو شیطان کے شر سے دور رکھ اور ہماری اولاد کو شیطان کے شر سے محفوظ فرما۔''

رسول اکرمؐ نے فرمایا اس دعا کا یہ اثر ہوگا کہ اولاد شیطان کی ضرر رسانی سے امن میں رہے گی۔ اخیر میں ایک جامع دعا تحریر کی جاتی ہے جو دنیا و آخرت کی تمام برکتوں اور سعادتوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔

اللھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمة امری و اصلح دنیای التی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیها معاشی و اصلح لی اخرتی التی فیها معادی و اجعل الحیوۃ زیادۃ لی من کل خیر و اجعل الموت راحۃ لی من کل شر۔

"یعنی اے پروردگار! میرے دین کی اصلاح کردے جو میرے تمام معاملات کی حفاظت کا سہارا ہے۔ اور میری دنیا سنوار دے جس میں میری روزی کا سامان ہے اور میری آخرت سدھار دے جہاں مجھے پلٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ زندگی کو میرے لیے نیکیوں میں اضافہ کا ذریعہ بنادے اور موت کو میرے لیے شر و فساد سے محفوظ رہنے کا وسیلہ ٹھہرا دے۔ آمین

واضح رہے کہ اس دعا میں موت کی تمنا نہیں کی جا رہی ہے بلکہ حسن خاتمہ کی طلب ہے۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرۃ اعین و اجعلنا للمتقین اماماً

"اے ہمارے پروردگا! عطا کر ہمیں ہماری اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہم کو پرہیزگاروں کا امام۔"

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخصتی کے موقع پر
ایک دیندار ماں کا پیام اپنی بیٹی کے نام

ہجوم رنگ و بو ہے' اہتمام شادمانی ہے
یہ ہر سو انجمن میں' رقص جام شادمانی ہے
منور ہیں درودیوار' شام شادمانی ہے
نگار زندگی کا آج ہر جلوہ نرالا ہے
زمانے کی نگاہوں میں اجالا ہی اجالا ہے
مسرت کی ہے دارائی' خوشی کا بول بالا ہے
مگر میرا جو عالم ہے وہ میرا دل ہی جانے ہے
ہزار اس کو میں سمجھاتی ہوں لیکن اک نہ مانے ہے
نہ جی ہے اپنا قابو میں' نہ ہوش اپنا ٹھکانے ہے
کہ میرے گھر سے میری رونق کاشانہ جاتی ہے
سنا کر مجھ کو اپنے درد کا افسانہ جاتی ہے
دلہن بن کر مری بیٹی مری فرزانہ جاتی ہے
یہ موقع حسن و الفت کے لیے ہے آشنائی کا
تبسم کا' تکلم کا' نمود خوش ادائی کا
دل مادر کو سہنا ہے مگر صدمہ جدائی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مری بیٹی تو میری لخت دل، آنکھوں کا تارا ہے
مری تاب و تواں ہے تو، میرے دل کا سہارا ہے
تری رخصت بھلا پھر کس طرح مجھ کو گوارا ہے

تو اک معصوم بچی تھی، تو ایک تصویر رعنا تھی
نگاہ شوق تیری ناشناس بزم دنیا تھی
ابھی یہ بات ہے کل کی تو ایک ننھی سی گڑیا تھی

مرے آنگن میں کل تو مسکرائی تھی کلی بن کر
تو آئی تھی مرے گلزار جاں میں سرخوشی بن کر
مجھے تو نے ہنسایا تھا بہار زندگی بن کر

مگر یہ دن بھی آپہنچا، تجھے اس گھر سے جانا ہے
وہ ہے اک اور ہی دنیا جسے تجھ کو بسانا ہے
تجھے اپنے رفیق زندگی کا گھر سجانا ہے

کلیجے سے لگایا تھا، تجھے جھولا جھلایا تھا
تجھے چلنا سکھایا، گفتگو کرنا بتایا تھا
اسی دن کے لیے میں نے ترا ہر ناز اٹھایا تھا

تجھے رکھا حفاظت سے امانت جان کر میں نے
محبت اور شفقت دی تجھے شام و سحر میں نے
اسی دن کے لیے سب کچھ کیا نور نظر میں نے

خدا کا شکر ہے میری تمنا آج بر آئی
تری شادی کی تقریب حسین مجھ کو نظر آئی
جہاں ملتے ہیں دو دل وہ مبارک رہگذر آئی

سفینے کو تیرے آسائش ساحل مبارک ہو
نئی دنیا، نیا عالم، نئی محفل مبارک ہو
شریک جاں مبارک ہو، شریک دل مبارک ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبکدوش فرائض ہوں' خدا کا مجھ پر احسان ہے
وہ اشک شادمانی ہے جو پلکوں پر فروزاں ہے
نہ تو مغموم ہو بیٹی کہ میرا قلب شاداں ہے

تجھے ابا دعائیں دے رہے ہیں شادمانی کی
برادر پیش کرتے ہیں تمنا کامرانی کی
بہن بھی چاہتی ہے خیر تیری زندگانی کی

مری بیٹی! خدا تجھ کو فلاح دین و دنیا دے
سجائے زیور حق سے لباس زہد و تقوی دے

ترے شوہر کا دل تیری حسین سیرت پہ نازاں ہو
تری فرزانگی سب کے لیے سرمایہ جاں ہو
تیری موجودگی سے گھر ترا رشک گلستاں ہو

نہ سج دھج کی تمنا ہو نہ شوق زیب و زینت ہو
میسر تجھ کو خاتونؓ جناں کی پاک خصلت ہو
نظر میں تیری ہردم عائشہؓ کا حسن سیرت ہو

ترے کانوں میں گونجے نغمہ آیات قرآنی
نقوش سجدہ سے روشن ہو مثل ماہ پیشانی
فروزاں ہو ترے دل میں ہمیشہ شمع ایمانی

ہمیشہ دھیان رکھنا اپنے شوہر کی اطاعت کا
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن کبھی مہر و محبت کا
یہی باعث خوشی کا ہے یہی ضامن مسرت کا

خوشی تجھ کو میسر ہو تو دل خوش کام ہے میرا
بوقت رخصت اے بیٹی! یہی پیغام ہے میرا

www.KitaboSunnat.com
نمبر 15069

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مختصر الترغیب والترھیب

تصنیف: شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ

ترجمہ: محمد خالد سیف، اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد

محدثینِ کرامؒ نے سرمایہ حدیث کی حفاظت کیلیے جہاں دیگر بیشمار موضوعات پر کُتب مُرتّب فرمائیں۔ وہاں انہوں نے ترغیب وترھیب سے متعلق احادیث کی جمع وترتیب کا فرض سرانجام دیا۔ ان احادیث نبویہ میں انسان کے دل میں اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کا شوق پیدا کیا گیا ہے نیز بُرے اعمال و اخلاق سے بچنے کی تلقین کی گئی، ان کے انجام سے ڈرایا گیا اور آخرت میں ان کی سزا بیان کی گئی ہے۔

اس موضوع پر لکھی گئی کتب میں سب سے زیادہ مشہور کتاب امام حافظ عبد العظیم منذریؒ کی الترغیب والترھیب ہے۔ بلند پایہ محدث اور صحیح بخاری کے شارح حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے اس کتاب کا اختصار کیا ہے ضعیف اور مکرر روایات کو حذف کر کے صرف انہی احادیث پر اکتفا کیا جو سند اور متن کے اعتبار سے قوی اور صحیح ترین ہیں جسکی وجہ سے یہ اپنے موضوع کی ایک لطیف اور حسین کتاب ہے۔ اس کتاب کا اردو زبان میں پہلی بار سلیس اور شگفتہ ترجمہ پیشِ خدمت ہے مطالعہ فرمائیے اور دل کی دنیا آباد کیجیے

تنظیم الدعوۃ اِلی القرآن والسُنّۃ

گوالمنڈی ○ راولپنڈی